



حَسْبُكَ اللَّهُ مُحَمَّدٌ دَاوُدُ غَزْوِي

حَسْبُكَ اللَّهُ مُحَمَّدٌ اَسْمَاعِيلُ سَلَفِي

مِلک
الہند
کادائی

مرکزی جمعیت
الہند
پاکستان
کراچی

جلد: 47 | ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ تا ۳۸ محرم ۱۴۳۸ھ 30 ستمبر تا 16 اکتوبر 2016ء | شماره: 38

دین اسلام کسی بھی قسم کی
دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا

اما کعبہ، شیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السید



کشمیر

مستلمہ حل کیے بغیر جنوبی ایشیا
میں امن قائم نہیں ہو سکتا

امیر محترم شاہ جلیل



آہ! علامہ عبدالعزیز حنیف ؒ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

سیدنا عثمان غنی ؓ

مدینہ منورہ کے مظلوم شہید!

انا لله وانا اليه راجعون!



اشیائے صرف کی خرید و فروخت پر پابندی



غیر مسلم کے تحفے قبول کرنا.....!؟



بھتہ وصول کرنا.....!؟

فہرست
مضمون

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد رحمۃ اللہ علیہ

آیت الکرسی ایک عظیم آیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ ... الخ﴾ (البقرة)
”اللہ، وہ زندہ و جاوید سستی، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ لگتی ہے۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اسی کا ہے۔“

یہ آیت ”آیت الکرسی“ کے نام سے مشہور ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا ایسا تعارف پیش کیا گیا ہے جس کی نظیر کہیں نہیں ملتی۔ اسی بنا پر حدیث نبوی میں اسے قرآن کریم کی سب سے افضل آیت قرار دیا گیا ہے۔ اس آیت میں جن صفات الہی کا تذکرہ ہے ان میں سے ہر صفت کا ایک بنیادی اصول ہے جس پر اسلامی عقیدہ کی بنیاد ہے اور اسی عقیدہ پر اسلام کا عادلانہ نظام قائم ہے۔

اس میں سب سے اہم عقیدہ تو حید اور اس کے اہم اصول ہیں جس کا قطعی، واضح اور خالص تصور پیش کیا گیا ہے۔ یہی تصور وہ اساس و بنیاد ہے جس پر اسلامی فکر قائم ہے اور جس سے پوری زندگی کے لیے اسلام کا عملی نظام ماخوذ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وہ صفات بیان کی گئی ہیں جن سے عقیدہ توحید کا وسیع ترین مفہوم سامنے آتا ہے۔ اس عقیدہ کو تسلیم کر لینے سے لازم آتا ہے کہ آدمی اس بات کو بھی تسلیم کرے کہ بندگی اور عبودیت صرف اللہ مالک الملک کے لیے ہے اور اس کی عبادت اور بندگی کے سوا انسان کسی بندگی و عبادت کا پابند نہیں ہے اور یہ بھی کہ اس پر صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت لازم ہے اور جن اطاعتوں کا وہ حکم دے وہ بھی اس پر لازم ہیں، اس کے علاوہ اس کے لیے کسی کی اطاعت روا اور جائز نہیں۔ اللہ جل جلالہ ہی بندوں کا معبود ہے اور حاکمیت صرف اسی کے لیے ہے۔ بندوں کا قانون ساز بھی وہی ہے اور ساری قانون سازی اسی کی نازل کردہ شریعت کی روشنی میں کرنا ضروری ہے۔ وہی انسانی اقدار، طریقے اور رسم و رواج درست ہیں جو شریعت الہی سے ماخوذ ہوں۔ جو اقدار، طریقے یا رسم و رواج شریعت الہی کے خلاف ہیں وہ کسی طرح بھی درست نہیں، ان سب کی نفی ضروری ہے۔

اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ان صفات کو بھی ذہن میں لانا چاہیے جو اس میں بیان کی گئی ہیں اور ان صفات کے حوالے سے اپنے ایمان و عمل کی اصلاح کرنی چاہیے اور شب و روز بکثرت اس آیت مبارکہ کی تلاوت کرنی چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص صبح کے وقت سورہ حم المومن البیہ المصیر تک اور آیت الکرسی پڑھے ان کی برکت سے شام تک (ہر شر) محفوظ رہتا ہے۔ جو شام کے وقت ان دونوں کو پڑھے وہ ان کی برکت سے صبح تک (ہر شے سے) محفوظ رہتا ہے۔“

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

شک سے بچو

[عن الحسن بن علي رضي الله عنهما، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: "دَعُ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ، فَإِنَّ الصَّدَقَ طِبْأُنَيْنَةً، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيَّةٌ".] (مسند احمد، ترمذی و نسائی)

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی یاد ہے کہ ”شک و شبہ والی چیزوں (کاموں) کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو اختیار کرو جن میں شک و شبہ نہ ہو۔ بلاشبہ سچائی باعث اطمینان ہے اور جھوٹ بے چینی پیدا کرتا ہے۔“ (احمد ترمذی و نسائی)

نواسر رسول سیدنا حسن رضی اللہ عنہما اس بات کو بیان فرماتے ہیں جو انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے سنی اور اسے یاد کر لیا۔ چونکہ یہ بات بڑی اہم ہے اس لیے سیدنا حسن نے اسے حفظ کر لیا۔ وہ اہم بات یہ ہے کہ ”جس کام میں شک و شبہ ہو اسے چھوڑ دیں اور اس کام کی طرف مائل ہو جائیں جو شک و شبہ سے پاک ہو۔“

اس فرمان نبوی ﷺ میں حکمت یہ ہے کہ شک والے کاموں میں پُرکار انسان گمراہی کی طرف نہ چل پڑے۔ انسان پہلے شک و شبہ کے کام کرے گا پھر مزید آگے بڑھ کر حرام کاموں کا ارتکاب کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے شک و شبہ والے کاموں سے منع کر کے حرام کاموں کے ارتکاب کا راستہ روک دیا اور وہ کام جس میں تردد نہ ہو شک و شبہ نہ ہو اس سے انسان مزید نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اسی بات کی وضاحت حضور اقدس ﷺ نے اس انداز میں فرمائی کہ ”سچائی باعث اطمینان ہے۔“ سچ بولنے والا اور سچائی کے کام کرنے والا کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ سچ بولنے اور سچائی اختیار کرنے کے نتیجے میں اللہ اس کی مدد کرتا ہے اسے سکون قلب نصیب ہوتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس جھوٹ بولنے والا اور جھوٹے کام کرنے والا سکون قلب کی نعمت سے محروم ہوتا ہے۔ اس کی زندگی پریشانیوں میں گذرتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جھوٹ بے چینی اور شک پیدا کرتا ہے۔“ کسی بھی معاملے میں شک پیدا ہو جائے تو انسان غیر مستحکم ہو جاتا ہے۔ ہر کام اور ہر بات کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے اس لیے ہر وقت پریشان رہتا ہے جبکہ یقین و اطمینان سے کام کرنے والا انسان ہر میدان میں کامیاب ہوتا ہے۔ لہذا جس کام میں شک ہو اسے چھوڑ دینے میں عافیت ہے۔ شک کا فائدہ اٹھانے والے بالآخر چپھتاتے ہیں۔ ایسے ہی ہر کام کو شک کی نظر سے دیکھنا نامناسب ہے بلکہ جب یقین ہو جائے کہ کام مشکوک ہے تو اسے چھوڑنے میں عافیت بھی ہوگی اور انسان گناہ سے بھی بچ جائے گا۔

حضرت علامہ عبدالعزیز حنیفؒ کا سانحہ ارتحال!

جو پرانے بادہ کش تھے وہ اٹھتے جاتے ہیں کہیں سے آپ بھائے دوام لے سائی!

اس حقیقت کے سبھی معترف ہیں کہ موت و حیات کا سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ اس دنیا کے مقدس ترین وجود اور طویل القدر شخصیات بھی وقت معینہ تک زندگی کی زینت بنے اور آخر کار رخصت ہو گئے۔ کسی کا رنج و غم، موت و حیات کے سلسلے کو ایک لمحہ کے لیے روک نہ سکا۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا مسلک یہی ہے کہ ہر حال میں راضی برضا رہنا ہے۔ حقیقی بات یہی ہے کہ انسان بہر حال فانی ہے۔ ہر وجود کو زندگی کا اپنا وقت پورا کر کے اس دنیا سے رخت سفر باندھ لینا ہے۔ بقا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہے۔ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ شاعر نے بھی کہا ہے۔

درحقیقت زندگی ہے پیش خیمہ موت کا جو نس آتا ہے آتا ہے جانے کے لیے اسی قانون عالمگیر کے تحت جید عالم دین، ممتاز خطیب، اسلامی نظریاتی کونسل آزاد جموں و کشمیر کے ممبر، رویت ہلال کمیٹی کے رکن اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب امیر جناب علامہ عبدالعزیز حنیف نے 9 ستمبر 2016ء کو جمعہ المبارک کے خطبہ کے دوران جب اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی، رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ اور سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو درپیش بڑی بڑی آزمائشوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سرخرو ہونے کا تذکرہ سے فارغ ہوئے کہ اسی دوران دل کا دورہ پڑا اور منبر سے گر پڑے۔ فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا اور چیک اپ کے بعد گھرا لیا گیا مگر جلد ہی روح جسد غضری سے پرواز کر گئی اور مولانا صاحب 5 سال کی عمر میں اللہ کے حضور پہنچ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

یوں سمجھیے کہ ان کی وفات حسرت آیات سے اسلام آباد میں ان کی دینی، ملی، جماعتی اور سیاسی تاریخ کا باب ختم ہو گیا۔ آبائی طور پر مولانا مرحوم کا تعلق مقبوضہ جموں و کشمیر کے علاقہ پونچھ سے تھا۔ آپ باغ، آزاد کشمیر میں بھی قیام پذیر رہے۔ میٹرک تک عصری تعلیم کے بعد راولپنڈی میں حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبح رحمہ اللہ کے مدرسہ تدریس القرآن والحديث میں زیر تعلیم رہے۔ پھر گوجرانوالہ کے مدرسہ محمدیہ اہل حدیث میں شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ اس دوران مولانا مرحوم سے ہمیں ہمنشینی کا موقع ملتا رہا پھر ان کے دور نظامت میں تو مرکزی دفتر میں ہر روز ہی ملاقات ہو جاتی اس کی بہت سی یادیں تازہ ہیں۔ مولانا مرحوم گوجرانوالہ سے فارغ ہونے کے بعد تخصص کے لیے حضرت علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کے پاس کراچی پہنچ گئے۔ ساتھ ہی کراچی یونیورسٹی سے فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کر لیا اور کراچی میں دعوت و تبلیغ اور تدریس کا فریضہ بھی انجام دیتے رہے۔

۱۹۷۰ء میں آپ اسلام آباد منتقل ہو گئے، پھر اسلام آباد ہی کے ہو کر رہ گئے اور عمر گرانمایہ کا بڑا حصہ اسلام آباد میں ہی گزارا۔ زیر تعمیر چھوٹی سی مسجد G/6 میں خطابت کا آغاز کیا اور ساتھ ہی جماعت کی شیرازہ بندی بھی کرتے رہے۔ یہاں بے سروسامانی کے عالم میں بڑے استقلال اور دلجمعی سے کام کیا۔ کم و بیش نصف صدی تک کتاب و سنت کی دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ الحمد للہ اب وہ مسجد مرکز اہل حدیث کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ جہاں ان کے صاحبزادے مولانا ابوبکر صدیق خطبہ جمعہ المبارک ارشاد فرماتے ہیں اور مکتب الدعوة السعودیہ میں ریسرچ سکالر بھی ہیں۔

مولانا صاحب نے جب جماعت کی سرگرمیوں میں باقاعدہ حصہ لینا شروع کیا، آپ مرکزی مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کے رکن رہے۔ اسلام آباد کے تو عرصہ تک امیر رہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ بھی رہے اور ان دنوں آپ مرکزی جمعیت کے سینئر نائب امیر تھے۔ آپ امیر محترم پروفیسر نیئر ساجد

مدیر اعلیٰ
پیشرو انصاری
ایم اے

☆ مجلس
☆ ادارت
☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لیثانی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 خطبہ ج
- 11 سیرت سیدنا عثمان غنی
- 14 علامہ عبدالعزیز حنیفؒ چھ یادیں
- 16 علامہ عبدالعزیز حنیفؒ اسلاف کی
- 17 ج 2016ء حکومت سعودیہ کے اعطیات
- 19 تائیس و تخیل پاکستان
- 21 دوستی کے آداب
- 24 کشمیر جلد
- 26 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل ذریعہ کے نام لکھی جائے

پتہ: ہفت روزہ ”اہل تشدد“ چوک اہل تشدد

(المعرفہ پتی چوک) 106 برائش روڈ، لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257

E-mail: weekilyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون بھیجنے کے لیے

①۔ میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

②۔ لاوی U.B.L. اکاؤنٹ نمبر: 0321-4332168

بدل اشتراک

سالانہ 600/- روپے
ششماہی 350/- روپے
بذریعہ دیہی 650/- روپے
بیرونی ممالک سے 6000/- روپے
نی پرچہ 20/- روپے

نیئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

میر علی اور ناظم اعلیٰ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کے دست راست تھے۔ مرحوم کو ان کا بھی اعتماد حاصل تھا۔ ان کی نظامت اور امیر محترم کی صدارت میں ۸-۹ اپریل ۲۰۰۴ء کو آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس سرگودھا میں منعقد ہوئی۔ اس کی کامیابی کے لیے اور اس کا پیغام شہر بہ شہر کو بہ کو قریہ قریہ اور بستی بستی پہنچانے کے لیے مولانا محترم نے خیر سے لے کر کیاڑی تک دورے کیے۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ تمام علاقوں سے کس طرح احباب جماعت قافلوں کی صورت میں سرگودھا پہنچے اور بفضل اللہ تعالیٰ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔ مقامی جماعت کے زعماء کی خدمات بھی بڑی اہم اور قابل ستائش تھیں۔

مولانا مرحوم کی ہمہ جہت خدمات کا دائرہ بڑا وسیع تھا۔ انہوں نے کئی چھوٹی بڑی تحریکوں میں بڑا کردار ادا کیا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں بھر پور حصہ لیا اور کئی ہفتے پس دیوار زنداں رہے۔ علامہ مرحوم بین المذاہب ہم آہنگی اتحاد امت استحکام پاکستان اور نظام کتاب و سنت کے نفاذ کے داعی تھے۔ وہ تمام دینی حلقوں میں بڑی عزت و احترام کے ساتھ دیکھے جاتے تھے۔ مقتدر لوگوں کے سامنے کلمہ حق کہنے میں بڑے بے باک تھے ان کا مشن فرقہ واریت سے کوسوں دور تھا۔ ملک میں دہشت گردی پر وہ بڑی پریشانی کا اظہار کرتے تھے۔ وہ طبعاً اور فطرتاً بڑے رحم دل، حلیم اور بردبار شخصیت کے مالک تھے وہ اپنے علم و فضل، اخلاق و کردار، گفتگو اور خاکساری کے اعتبار سے خوبصورت مبلغ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی خوبیوں سے نواز رکھا تھا مگر ہم نے تعلیٰ کا کوئی داغ ان کے دامن پر نہیں دیکھا۔ وہ جس انداز سے دعوت و تبلیغ کے مشن کو آگے بڑھانا چاہتے تھے اس کی مثالیں ناپید ہوتی جا رہی ہیں۔ قول و فعل کے تضاد نے ایک عجیب صورت حال پیدا کر دی ہے جس سے گفتگو میں تاثیر کا فقدان پیدا ہو رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ افکار و کردار کو رو بہ اصلاح کرنے کے لیے سیرت طیبہ کو مشعل راہ بنایا جائے۔

یوں تو علامہ مرحوم کی صحت کمزور نہ تھی۔ پچھلے ماہ ۲۱ اگست کو ہم نے دیکھا کہ وہ اتحاد امت و عظمت حرین شریفین کانفرنس اسلام آباد میں کانفرنس کے آخر تک سٹیج پر تشریف فرما رہے۔ لیکن جب دنیوی زندگی پوری ہو جائے تو اللہ کے حضور پیش ہونے میں لمحہ بھر کی تاخیر و تعیل ناممکن ہے۔ ان کی وفات کی خبر ملک اور بیرون ملک آنا فانا پھیل گئی۔ اگلے روز گیارہ بجے دن ان کی مسجد میں نماز جنازہ امیر محترم پروفیسر ساجد میر صاحب کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ سے قبل سینئر پروفیسر ساجد میر علی محمد ابوتراب (کوئٹہ)، پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب، مولانا محمد اکرم شاکر (نیکسلا)، حافظ محمد شفیق، جامعہ سلفیہ اسلام آباد، مولانا قاری صہیب احمد میر محمدی، مفتی ضمیر احمد ساجد (جمعیت علماء پاکستان)، مولانا فضل الرحمن خلیل امیر انصار الامہ، مولانا عبدالرشید ترابی جماعت اسلامی آزاد کشمیر، مولانا سید عتیق الرحمن شاہ راولپنڈی، مولانا حافظ مقصود احمد امیر اسلام آباد اور ڈاکٹر پروفیسر عزیز الرحمن (صاحبزادہ علامہ مرحوم) نے مرحوم کی دینی و ملی خدمات اور فلسفہ موت پر اپنے خیالات کے اظہار کے ساتھ ساتھ مرحوم کی مغفرت نامہ بلندی درجات اور ان کے پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے صاحبزادوں کو ان کا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوسرا جنازہ علامہ مرحوم کے صاحبزادہ مولانا ابوبکر صدیق نے سعودیہ سے واپس آ کر تین بجے پڑھایا۔ تدفین H/11 اسلام آباد کے قبرستان میں عمل میں آئی۔

آخر میں ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ علامہ مرحوم کی ملک و ملت کے لیے تمام درد مندیاں، تبلیغ و خطابت کی تمام رعنائیاں، نظم و نسق کی تمام صلاحیتیں اور محبت و اخوت کی تمام دلاویزیاں اور اتحاد امت کی تمام مساعی جلیلہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب امیر

علامہ عبدالعزیز حنیف انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

نماز جنازہ سینئر پروفیسر ساجد میر نے پڑھائی۔ ملک بھر سے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

مرکزی جمعیت الحمدیث پاکستان کے سینئر نائب امیر، اسلامی نظریاتی کونسل آزاد جموں و کشمیر کے رکن اور وفاقی دارالحکومت کے معروف عالم دین علامہ عبدالعزیز حنیف کو ۹ ستمبر ۲۰۱۶ء خطبہ جمعہ المبارک کے دوران دل کا دورہ پڑا۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا۔ ضروری طبی امداد کے بعد گھر لایا گیا اور مختصر لمحات کے بعد وہ انتقال کر گئے۔ اگلے روز ان کی نماز جنازہ انہی کی مسجد میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ قائد اہل حدیث سینئر پروفیسر ساجد میر نے پڑھائی۔ جنازہ میں دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی۔ مسلم لیگ (ن) کے وزیر مملکت ڈاکٹر طارق فضل چوہدری، جماعت اسلامی کے قائد عبدالرشید ترابی، انصار الامۃ کے سربراہ فضل الرحمن خلیل، جمعیت علمائے پاکستان کے مفتی ضمیر احمد ساجد، جمعیت علمائے اسلام کے مولانا نذیر احمد فاروقی، سید اظہار احمد بخاری، مولانا مقصود احمد اور دیگر بہت سارے قائدین نے شرکت کی اور ان کی دینی، سیاسی، اتحاد امت اور استحکام پاکستان کیلئے کوششوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ نماز جنازہ میں مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ علامہ مرحوم اتحاد و یکجہتی کے علمبردار تھے۔ کلمہ حق کہنا ان کا طرہ امتیاز تھا۔ تمام مسالک میں انہیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، یہی وجہ ہے کہ ان کا جنازہ مثالی تھا۔ علامہ صاحب کی وفات کو ملک و ملت کیلئے بالعموم اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کیلئے بالخصوص ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا ہے۔ اسلام آباد کے منبر و محراب ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔

جناب
مولانا
حافظ
ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلمان کاظمی میاں پور، پاکستان
Mob: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

احکام و مسائل

غیر مسلم کے تحفے قبول کرنا

سوال

میرے پڑوس میں ایک عیسائی رہتا ہے اور وہ مجھے بھی کبھار کوئی تحفہ دے دیتا ہے اسی طرح میں بھی رواداری کے طور پر اسے ہدیہ دے دیتا ہوں۔ ہمارا یہ عمل کتاب وسنت کی روشنی میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

جواب

تحفہ دینے اور لینے میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے کفار و مشرکین سے ہمیں دلی محبت رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے کافروں اور مشرکین سے آزادانہ طور پر تحائف کے تبادلہ سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ہاں اگر کوئی شرعی یا سیاسی مصلحت ہو تو ہدیہ لینے دینے میں چند ان حرج نہیں۔ مثلاً کسی کافر سے امید ہو کہ اس کے ساتھ موانعت سے وہ قریب ہو گا اور اسلام قبول کر لے گا۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے اس سلسلہ میں دو عنوان قائم کیے ہیں: ① مشرکین سے ہدیہ قبول کرنا۔ (بخاری، الہبہ: ۲۸) ② مشرکین کو ہدیہ پیش کرنا۔ (بخاری، الہبہ: ۲۹) ان عنوانین کو ثابت کرنے کے لیے امام بخاریؒ نے چند ایک احادیث کا حوالہ دیا ہے۔ مثلاً

❖ ایلہ کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سفید خمر بطور ہدیہ بھیجا اور آپ نے تبادلے کے طور پر ایک ریشمی چادر اسے عنایت فرمائی۔ (بخاری، الزکوٰۃ: ۱۳۸۱)

❖ ایک یہودی عورت نے رسول اللہ ﷺ کو زہر آلود بکری کا گوشت پیش کیا تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا اگرچہ آپ کو اس کا نقصان ہوا تھا۔ (بخاری، الہبہ: ۲۶۱۷)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار و مشرکین کے تحائف درج ذیل شرائط کے ساتھ قبول کیے جاسکتے ہیں:

❖ ہدیہ دینے یا قبول کرنے کا مقصد انہیں اسلام کے قریب کرنا ہو یا وہاں کوئی مصلحت ہو۔

❖ کفار و مشرکین کے خصوصی تہوار کے ساتھ اس کا تعلق نہ ہو۔

❖ ان سے دلی محبت کا اظہار قطعاً مقصود نہ ہو۔

ان کے کفار و مشرکین سے کوئی خطرہ ہے یا وہ ان سے برسر پیکار رہتے ہوں تو ایسے حالات میں ان سے ہدایا لینا یا انہیں تحائف پیش کرنا درست نہیں جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مجھے مشرکین کے عطایا قبول کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔“ (ابوداؤد، الامارہ: ۳۰۵۷)

صورت مسئلہ میں درج بالا تفصیل کے مطابق پڑوسی سے معاملہ کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم!

اشیائے صرف کی خرید و فروخت پر پابندی

سوال

بازار میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کو کوئی چیز فروخت کرنے کی اجازت نہیں دیتے بلکہ وہ خود اس کا کاروبار کرتے ہیں کیا بازار میں اس طرح کی شرط لگانا جائز ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو رزق پہنچانے کی ذمہ داری اپنے پاس رکھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”زمین پر کوئی بھی چلنے پھرنے والی مخلوق ایسی نہیں جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے نہ اٹھائی ہو۔“ (ہود: ۶)

اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی مخلوق کو رزق دینے کا وعدہ کیا ہے پھر اس وعدہ کو پورا کرنے کے لیے اس نے کئی ایک اسباب پیدا کیے ہیں۔ ان میں ایک تجارت کرنا ہے اس تجارت کا ایک نظام مرتب کر کے بندوں کے حوالے کیا ہے۔ اس نظام کے تحت اشیاء صرف پوری دنیا میں گردش کرتی رہتی ہیں اور ہر علاقے میں پہنچتی ہیں جو شخص بھی اس نظام میں داخل ہونا چاہتا ہے اور اس کا حصہ بننے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اس کی پابندی کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس نظام کے تحت اسے حلال و حرام کی تمیز کرنا ہوگی، لاچ، طمع فراڈ اور دھوکہ دہی سے مکمل اجتناب کرنا ہوگا۔ نیز لوگوں کے ساتھ اخلاص اور ہمدردی کا رویہ اختیار کرنا ہوگا۔ اگر کوئی انسان یہ کہتا ہے کہ مخصوص چیز کی تجارت میں خود ہی کرنا چاہتا ہوں کوئی دوسرا اس کی تجارت نہیں کر سکتا تو یہ ایک غلط پابندی ہے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ اس کی بنیاد لاچ پر ہے بلکہ ایسا انسان شرعاً مجرم قرار پاتا ہے کیونکہ یہ اللہ کے وضع کردہ قانون میں مداخلت کے مترادف ہے۔

شریعت میں ایسی شرائط کی کوئی حیثیت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ہر وہ شرط جو کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔“ (بخاری، الميوع: ۲۱۵۵)

یہی وجہ ہے کہ شریعت نے منڈی کی طرف آنے والے راستوں پر بیٹھ کر اشیاء خریدنے پر پابندی عائد کی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تجارتی آزادی مجروح ہوتی ہے لہذا مذکورہ

پابندی شرعاً درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم!

بہتہ وصول کرنا

سوال بعض دیہاتوں بلکہ عام گذرگاہوں سے گذرنے والوں سے بہتہ وصول کیا جاتا ہے اگر کوئی نہ دے تو اس پر جبر و تشدد کیا جاتا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز حکومتی ٹیکس کی بھی وضاحت کریں کہ یہ جائز ہے؟

جواب حکومت کو چاہیے کہ وہ حکومتی معاملات چلانے کے لیے خود ایسے ذرائع پیدا کرے جو حکومت چلانے میں معاون ثابت ہوں۔ ہاں اگر کوئی حکومت کسی ہنگامی ضرورت سے دو چار ہے اور اس کے ذرائع اس ضرورت کو پورا کرنے سے قاصر ہیں تو پھر وہ مناسب مقدار میں ٹیکس لگا سکتی ہے لیکن عوام سے ٹیکس وصول کر کے اسے حکمرانوں اور افسران کے الملوں تللوں میں خرچ کرنا سراسر زیادتی اور ظلم ہے جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ اس لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنے اخراجات پر نظر ثانی کرے اور ناجائز مصارف کو ختم کرے۔ لیکن مصارف میں کمی نہ کرنا اور عوام پر اندھا دھند ٹیکس عائد کرنا صریحاً ظلم ہے جس کا کوئی جواز نہیں۔

سوال میں جو صورت حال ذکر کی گئی ہے کہ شہروں، دیہاتوں اور گذرگاہوں سے گذرنے والوں سے بہتہ وصول کیا جاتا ہے اس کے حرام اور ناجائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ چنانچہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چوگنی اور بہتہ لینے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“ (ابوداؤد، الامارہ: ۲۹۳۷) اگرچہ یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے کیونکہ ایک راوی محمد بن اسحاق جو مدلس ہے اور اپنے استاد یزید بن ابی حبیب سے ”عن“ سے بیان کرتا ہے۔ محدثین کے ہاں اس قسم کا انداز روایت کے کمزور ہونے کی طرف اشارہ ہے تاہم اس کے باوجود ظلم و زیادتی کسی طور پر بھی جائز نہیں۔ مالی بے ضابطگی کے حرام ہونے پر دیگر بے شمار دلائل ہیں اس لیے بہتہ خوردوں کو اپنے کردار پر نظر ثانی کرنا چاہیے۔

ہمارے رجحان کے مطابق شرعی اور حکومتی ضابطہ سے ہٹ کر کسی قسم کا بہتہ لینا حرام ظلم اور کبیرہ گناہ ہے جو قیامت کے دن بھیانک نتائج سامنے لائے گا۔ وہاں نیکیاں دے کر اور برائیاں اپنے کھاتے میں ڈال کر حساب برابر کیا جائے گا۔ لہذا بہت مہنگا سودا ہے ایک مسلمان کو اس کردارنا نجات سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے اور حقوق العباد میں کوتاہی کرنا ایک سنگین جرم ہے۔ واللہ اعلم!

پانی فروخت کرنا

سوال ہم نے اپنی فصلوں کی آبپاشی کے لیے ایک ٹیوب ویل لگایا ہے ضرورت سے زائد پانی فروخت کر دیا جاتا ہے ہمیں کسی نے کہا ہے کہ پانی کی خرید و فروخت جائز نہیں کتاب و سنت کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

جواب امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک عنوان **باب النماء قائم کیا ہے:** ”جس نے پانی کا صدقہ کرنا، حبہ کرنا اور اس کے متعلق وصیت کرنے کو جائز خیال کیا۔“ (بخاری، المساقاۃ، باب نمبر ۱)

امام بخاری نے اس عنوان کے ذریعے ان حضرات کی تردید کی ہے جو کہتے ہیں کہ پانی میں ملکیت جاری نہیں ہوتی اور نہ ہی اسے حبہ کرنا، صدقہ کرنا یا اس کے متعلق وصیت کرنا جائز ہے۔ دراصل ان حضرات کے موقف کی بنیاد درج ذیل حدیث ہے: ”تین چیزوں سے کسی کو نہ روکا جائے پانی، گھاس اور آگ سے۔“ (ابن ماجہ، المروءون: ۲۳۷۳)

اس حدیث میں پانی سے مراد دریا، بارش اور چشمے کا پانی ہے اس قسم کے پانی میں تمام مسلمان برابر کا حق رکھتے ہیں ہاں اگر کسی نے تالاب بنا کر اس میں پانی جمع کیا ہے یا اپنی ضرورت کے لیے کنواں کھدوایا، ٹنکا اور ٹیوب ویل لگوایا ہے تو وہ اس پانی کا مالک ہے۔ اگرچہ افضل یہی ہے کہ فائو پانی سے کسی کو منع نہ کرے۔ ہمارے رجحان کے مطابق پانی کی درج ذیل تین اقسام ہیں اور ہر ایک کے احکام مختلف ہیں:

- ❶ وہ پانی جس کا کوئی مالک نہیں ہوتا بلکہ تمام لوگ اس میں شریک ہوتے ہیں جیسا کہ دریاؤں کا پانی ہے اس سے خود پیئے اپنے حیوانات کو پلائے لیکن دوسروں کو اس سے منع نہ کرے۔
 - ❷ وہ چشمہ جو امام وقت کسی کو مالک بنا دے وہ اس کا پانی اپنی صوابدید کے مطابق استعمال کر سکتا ہے اس کے متعلق وصیت بھی کر سکتا ہے۔
 - ❸ جو پانی برتنوں، ٹینکوں اور مشینوں میں محفوظ کر لیا جائے اس میں کسی دوسرے کو حق نہیں اگر کسی نے ضائع کیا تو اس کا تاوان دینا ہوگا۔
- صورت مسئلہ میں ٹیوب ویل کا انسان مالک ہے وہ اس کے پانی کو فروخت کر سکتا ہے کیونکہ اس پانی پر اخراجات صرف ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم!

خطبہ حج

امام محمد امجد المصنف
فیضانِ نبویؐ
ڈاکٹر عبد الرحمن السید

مترجم: جناب محمد رحمان بھٹی/ جناب عارف الیاس ————— تاریخ: جناب حافظ یوسف سراج ————— 9 ذی الحجہ 1437ھ / 11 ستمبر 2016ء

حمد و ثناء کے بعد:
لوگو! میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں۔

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“ (احزاب)

اے ابن آدم! تو ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ یاد رکھ! قیامت کے بے حد طویل دن میں تجھے اس کا ثمرہ ملے گا اور آج کی اس محنت سے تو اس سخت دن میں خوش ہو جائے گا۔

یاد رکھیے! اگر انسان کو زندگی اور جہان کی تمام آسائشیں یکجا ہو کر بھی میرا آجائیں لیکن اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت آدمی تقویٰ سے خالی ہو تو اسے زندگی کی تمام آسائشوں کا ذرہ بھر فائدہ نہیں ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ کا انسان کو زمین میں خلیفہ اور جانشین بنانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ زمین میں تعمیر و اصلاح کا کام کرے۔ نیکی اور بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ لوگوں کے درمیان عدل قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے رسول مبعوث فرمائے ہیں تاکہ وہ عظیم پیغام لوگوں تک پہنچائے اور یوں لوگوں کے پاس اپنی غلط روش اور گمراہی کی کوئی حجت اور دلیل باقی نہ رہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”یہ سارے رسول خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ اُن کو مبعوث کر دینے سے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے۔“ (النساء)

اللہ تعالیٰ نے اپنے ان مبعوث کردہ رسولوں کی

تائید بڑی عظیم نشانیوں اور معجزات سے فرمائی ہے جو ان انبیاء کی نبوت کی سچائی پر بڑی واضح دلالت کرتی ہیں۔ پھر آخر میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کی طرف ہمارے پیارے نبی! محترم، رسول مکرم، ساری اولاد آدم کے سردار، تمام نبیوں کے امام اور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”ہم نے تمہیں گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔“ (الاحزاب)

آپ ﷺ سچے اور کھرے دین اسلام کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے جس نے لوگوں کے لیے زندگی کا ہر راستہ روشن کر دیا اور خالص توحید کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اسی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو شرک کی آلودگی

اللہ تعالیٰ کا انسان کو زمین میں خلیفہ اور جانشین بنانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ زمین میں تعمیر و اصلاح کا کام کرے۔ نیکی اور بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ لوگوں کے درمیان عدل قائم کرے۔

اور اندھیروں میں ٹانگ ٹوئیاں مارنے سے بچالیا۔ دین اسلام کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے جیسی مخلوق کی غلامی سے آزاد فرما کر خالق حقیقی کی غلامی سکھائی ہے۔ یوں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے واضح ہدایت کا دروازہ کھولا اور کامیابی کی راہ کی طرف بہترین رہنمائی فرمائی، تاکہ لوگ ادھر ادھر راہیں گھٹکنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف یکسو ہو کر متوجہ ہو جائیں، اور یوں اپنی پیدائش کا حقیقی مقصد اور تخلیق انسانی سے وابستہ اللہ کی مقدس حکمت پوری کریں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔“ (الذاریات)

”ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھی بھیجا ہے اُس کو یہی وحی دی ہے کہ میرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، پس

تم لوگ میری ہی بندگی کرو۔“ (انبیاء)

دیکھیے، اس آیت مبارکہ سے کس قدر توحید کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ دراصل توحید ہی لوگوں کے ذمے اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اسی کے لیے رسولوں کو مبعوث کیا گیا اور اسی کی خاطر کتابیں نازل کی گئیں۔

اسلام دین حق ہے، چنانچہ اب کسی مسلمان کو قطعاً زیب نہیں دیتا کہ وہ اس دین میں شک کرے۔ یاد رہے، اب اللہ تعالیٰ دین اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین قبول نہیں فرمائے گا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”یہ دین اس لیے آیا ہے تاکہ لوگوں کو خیر اور بھلائی کی ترغیب دلائے اور نجات اور کامیابی کی طرف انسانیت کی رہنمائی کرے۔“

اے بیت اللہ کے حاجیو! وہ وقت یاد کیجیے کہ جب میرے اور آپ کے عظیم نبی محمد ﷺ ٹھیک اسی عظیم جگہ پر قیام پذیر ہوئے تھے، اسی مقدس جگہ پر کھڑے ہو کر آپ ﷺ نے حقوق انسانی کا واضح منشور

یعنی جیۃ الوداع کا عظیم خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ جس میں آپ ﷺ نے دین اسلام کے بنیادی ارکان واضح فرمائے تھے اور جاہلیت کی خرافات ختم کرنے کا واضح اعلان فرما دیا تھا۔ اس خطبے میں رسول مکرم ﷺ نے لوگوں کی جانیں انتہائی محترم قرار دی تھیں۔ آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا تھا، آج دین کامل اور مکمل ہو گیا، دین کے تمام احکام بالکل واضح ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی نعمت پوری ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس دین کو لوگوں کے لیے پسند فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو الوداعی کلمات سے ایسے اشارے دیئے کہ جس سے لگتا تھا، یہ اس طرح کی آخری ملاقات ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت

سے قبول کر لیا ہے۔“ (المائدہ)

نبی کریم ﷺ نے اس مبارک دن میں کیسا عظیم خطبہ ارشاد فرمایا اور کیا ہی عمدہ نصیحتیں فرمائیں۔ گو یہ ایک مختصر خطبہ تھا تاہم دین کے تمام اصول اس میں سم آئے تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کے ذہنوں میں دین اسلام کے اصول راسخ فرما دیئے تھے۔ بڑے اور بنیادی اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے جزئیات اور تفصیلات کی طرف بھی اشارہ فرما دیا تھا۔

یقیناً آپ ﷺ نے لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانے کے لیے بڑی محنت اور کوشش فرمائی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایک نئی اور توانا امت جنم لے جو واضح اہداف کی حامل ہو اور جو عظیم اصولوں پر عمل پیرا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو انسانوں کی گمراہی کے بعد ہدایت عطا فرمائی، انتشار اور تفرقے کے بعد اجتماعیت اور اتحاد نصیب فرمایا اور جہالت کے

بعد علم و دانش عطا فرمائی۔ آپ ﷺ نے خطبہ جتہ الوداع میں حقوق انسان واضح فرمائے اور آزادی کا مفہوم بھی متعین فرما دیا۔ انسانی عزت و کرامت کے اصول واضح فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”سنو! تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح اس ملک اور اس شہر میں یہ دن حرمت والا ہے۔“

اسلام نے ان پانچ ضروری چیزوں کی حفاظت یقینی بنائی ہے جس کے بغیر انسان کی زندگی ٹھیک طرح چل ہی نہیں سکتی۔ اسلام نے دین، جان، مال، عقل اور عزت پر حملہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ اسی لیے ہے تاکہ لوگ امن و امان اور اطمینان کے ساتھ زندگی جی سکیں۔ دنیا و آخرت کے لیے اطمینان سے کام کر سکیں اور سارا معاشرہ سیسہ پلائی دیوار کی طرح اتحاد و اتفاق کے ساتھ قائم اور استوار رہ سکے۔ تاکہ لوگوں کے احوال سنور جائیں اور ان کے معاملات درست ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے اپنے عظیم خطبے میں مسلمان عورت کے بارے میں بھی نصیحت فرمائی۔ اس کے حقوق اور فرائض واضح فرماتے

ہوئے یہ بھی واضح فرما دیا کہ ایک مسلمان عورت کو کیا ادا کرنا ہے اور بدلے میں کیا وصول کرنا ہے۔

اے مسلمانو! اسلام نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ اولاد آدم ہونے کے لحاظ سے سب لوگ ایک جیسے ہیں۔ سب کے حقوق اور واجبات بھی ایک ہی جیسے ہیں۔ کسی عربی اور عجمی میں تقویٰ کے سوا کوئی فرق نہیں۔ کسی کو کسی پر کوئی نسی یا نسلی برتری نہیں۔ کسی کو بر بنائے رنگ بھی کسی دوسرے پر کوئی برتری نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہی ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:“

”حقیقت میں اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔“ (الحجرات)

اسی طرح اسلام کا اقتصادی نظام بھی بڑا منفرد اور

اسلام کا اقتصادی نظام بھی بڑا منفرد اور شاندار ہے۔ اس میں لوگوں کی انسانی اور فطری ضروریات کا خیال بڑے توازن کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ اس کی مثال کسی دوسرے نظام میں نہیں ملتی۔

شاندار ہے۔ اس میں لوگوں کی انسانی اور فطری ضروریات کا خیال بڑے توازن کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ جس کی مثال کسی دوسرے نظام میں نہیں ملتی۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر اور دنیا میں سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر۔“ (القصص)

اسلام نے مالی لین دین کے عظیم اور مفید اصول وضع کیے ہیں جو سچائی اور عدل و احسان پر مبنی ہیں۔ ظلم، جہالت، دھوکے بازی، مکاری اور فریب کاری جیسی خرافات اور انسانوں کو گھائے میں ڈالنے والے معاملات سے روکتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

”دو تجارت کرنے والے اپنے معاملے میں اس وقت تک آزاد ہیں جب تک وہ سوداگر کے الگ

نہ ہو جائیں۔ اگر وہ سچائی کی بنا پر تجارت کریں گے اور زیر تجارت چیز کے عیب و اوصاف بیان کر دیں گے تو ان کے سودے میں برکت شامل کر دی جائے گی۔“

اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے اور لوگوں کے مال نا جائز طریقوں سے ہتھپانے سے بھی روکا ہے۔

اسلام میں باہمی معاشرتی ذمے داریوں کی بڑی اہمیت ہے۔ اسلامی نظام صرف مادی چیزوں تک محدود نہیں بلکہ وہ معاشرے کی تمام تر انفرادی اور اجتماعی، مادی اور روحانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو“ (المائدہ)

اسی طرح فرمایا:

”مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔“ (التوبہ)

مکافل یعنی باہمی ذمے داریوں کی دائرہ انتہائی وسیع ہے اور اس میں تمام لوگ اپنی ذمے داریوں سمیت

ساجاتے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

لوگو، ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔“ (الحجرات)

اسلام نے انسانی جان کی حفاظت کو بھی پوری طرح یقینی بنایا ہے چنانچہ اس نے انسانی خون کو بہت زیادہ محترم قرار دیا ہے۔ دین میں جان کی حفاظت کو ایک عظیم مقصد بنایا گیا ہے۔ چنانچہ اسلام نے حکمرانوں کے خلاف بغاوت کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ اسلام نے افراد کی تمام انفرادی اور اجتماعی مشکلات کا حل پیش کیا ہے اور ہر معاملے میں شرعی حدود و قیود واضح کر دی ہیں جو قطعی، حتی اور ناقابل تبدیل ہیں اور جن کو درست اور مفید ماننے پر آج کی جدید دنیا کا ہر شخص بھی مجبور ہے، یہی حدود و قیود

ہیں جو اسلامی معاشرے میں مجرموں کو جرم سے روکے رکھتی ہیں اور مفسدوں کو مقررہ حدود سے تجاوز کرنے کی اجازت نہیں دیتیں اور یوں اس طرح سے یہ اصول وضوابط زمین پر عدل قائم کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ اسلام نے ان اصولوں پر عمل کرنا لازم قرار دیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اُس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔“ (المائدہ)

اسلام ہی وہ معتدل اور متوازن طریقہ لے کر آیا ہے کہ جس کے ذریعے سے بھلائیاں حاصل ہو جاتی ہیں اور برائیاں کافور ہو جاتی ہیں۔ اسلام نے تعمیر و ترقی اور

فلاح و بہود کا حکم دیا ہے اور تعمیر و ترقی کے تمام اسباب و وسائل اپنانے کی نصیحت فرمائی ہے تاکہ مسلمان اپنے دینی اصول اسلام پر قائم رہتے ہوئے ہر جدید دور کے ساتھ چل سکیں اور

جدید چیزوں کو سمجھ سکیں۔ اسی طرح اسلام نے فساد پھیلانے والے تمام ذرائع سے رکنے کا حکم دیا ہے اور اسلام کے عظیم مفادات کا خیال کرتے ہوئے ادنیٰ مفادات کو نظر انداز کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح دین اسلام کے مفادات، امت کی اجتماعی کمائی، اس کے مستقبل اور اس کی ناموس کا خیال نہ کرنے والے کو دنیا و آخرت کی بدترین وعید سنائی ہے اور ان مفادات پر اثر انداز ہونے سے روکا ہے۔

اے مسلمان حکمرانو! اے امت اسلامیہ کے لوگو! کیا شک ہے کہ آج ہماری امت اسلام اپنی تاریخ کے انتہائی مشکل مرحلہ سے گزر رہی ہے۔ ان حالات میں ہم پر لازم ہے کہ ہم تمام اختلافات چھوڑ کے اکٹھے ہو جائیں اور دل و جذبات میں ایک دوسرے کا خیال رکھیں، کسی بھی معاملے میں کوئی سا بھی موقف اختیار کرنے سے پہلے باہم مشورہ کر لیں، معاملات کو دیکھنے کا انداز ایک سا کر لیں اور اپنی کوششوں کو ہم آہنگ کر لیں تاکہ یہ امت

مسائل اور مشکلات حل کرنے میں حقیقی اعتبار سے کامیاب ہو سکے۔ ہمارے مسائل میں سب سے نمایاں مسئلہ فلسطین اور مسجد اقصیٰ کا مسئلہ ہے۔ اسی طرح شام، عراق، یمن اور دیگر ممالک میں ہمارے بھائیوں کی حالت زار بھی سب کے سامنے ہے۔ اس وقت ہم سب کو سب سے بڑھ کر باہم مل بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ اکٹھے بیٹھ کر اپنے معاملات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کو بھلائی کی نصیحت کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ملت اسلامیہ کا اخوت و اتحاد اور یک جہتی و وحدت کا رنگ نظر آ سکے۔ یقیناً ہم سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

ہمیں اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ معاشرے کی اصلاح، امت کی فلاح، امن و امان کی بقا اور وحدت کی ضیا حکمرانوں کے ساتھ عوام کے تعاون پر موقوف ہے، حکمرانوں کے گرد جمع ہونے پر اور حکمرانوں کا ہاتھ بٹانے پر منحصر ہے۔

مسلمان نوجوانو! آپ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ ہی امت کا سرمایہ اور آپ ہی اس کا مستقبل ہو۔ سولازم ہے کہ ہر اس راستے سے بچو جو امت اسلامیہ کی صفیں بکھیرنے، تفرقہ بازی پھیلانے اور فرقہ واریت کو ہوا دینے والا ہو۔

مسلمان حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے کندھے پر پڑنے والی بھاری امانت کا احساس کریں اور بھرپور ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔ وہ ذہن نشین کر لیں کہ اختلافات اور نزاع کا باعث بننے والے تمام جدید مسائل کو حل کرنا ان کی ذمہ داری ہے اور انہیں حل کرنے کا بہترین طریقہ باہم مذاکرات اور باہمی تعاون، مشورہ، عدل اور ظلم کا خاتمہ ہے۔

اے امت اسلامیہ! عدل اسلام کی عظیم بنیاد اور اساس ہے۔ یہ بہترین ترازو ہے۔ یہ رسولوں کا پیغام ہے۔ یہ رب العالمین کا حکم ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ”اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔“ (النحل)

اسلام نے تمام تر اصول اور ضابطوں میں عدل کو بڑی اہمیت دی ہے۔ یہ اس لیے کہ عدل بذات خود بڑی اہم چیز ہے اور اس کے نتائج بڑے عمدہ ہیں۔ عدل کے ذریعے ہی انسانوں کی زندگی بھلی بن سکتی ہے اور اسی کے

ذریعے نیکی پھل پھول اور پھیل سکتی ہے۔ اسی کے ذریعے خوش بختی حاصل ہو سکتی ہے اور عین اسی پر امت کی خیر و ہدایت، بقا اور فلاح منحصر ہے۔ عدل سے بھلائی پھیلتی اور نیکی بڑھتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں سکون اور سرور آ جاتا ہے اور لوگوں کو چین نصیب ہوتا ہے۔

اسلام نے اخلاقی تربیت اور کردار سازی کے حوالے سے بھی بہترین اور عمدہ ترین نمونہ فراہم کرنے کو بھی بڑی اہمیت دی ہے۔ اے لوگو! لوگوں نے تمہارے نبی محمد ﷺ کو دیکھا تھا کہ وہ ایسے ہی اوصاف حمیدہ، خصائل پاکیزہ اور محاسن عظیمہ سے متصف انسان تھے اور ان کی ذات والا صفات میں یہ ساری صفات موجود ہیں۔ چنانچہ وہ ان زندہ نظر آتی مثالوں پر ایمان لائے، ان کے دل و دماغ نے ان اعلیٰ صفات کو بے ساختہ قبول کیا اور ان کے جذبات و احساسات نے انہیں بھلا سمجھا۔ پھر لوگوں نے ان صفات کو اپنا ثناء شروع کیا اور اپنی زندگی

میں نافذ کر دکھایا۔ آپ ﷺ لوگوں کے لیے بہترین استاد، بہترین نمونہ اور تربیت دینے والے تھے۔

اے مسلمان نوجوانو! آج کے دور میں جن مصیبتوں کا ہمیں سامنا ہے

ان میں ایک نمایاں مصیبت زمین میں فساد برپا کرنے کی کئی شکلیں ظاہر ہونا ہے جنہیں ہم مجمل طور پر دہشتگردی کا نام دے سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ وہ دہشت گردی کہ جس کی برائی بڑی بڑی قوموں، نسلوں اور مذاہب میں سرایت کر چکی ہے۔ اس برائی کو کسی قوم، کسی دین، کسی ثقافت یا کسی ملک کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ دہشتگردی کی تہمت اسلام کے نام بھی قطعاً نہیں لگائی جاسکتی۔

امت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ اس کے کچھ باشندوں کو شیطان نے حق سے پھیر لیا ہے اور راہ راست سے ہٹکا دیا ہے۔ اس طرح وہ دین اسلام کے اعتدال پسند طریقے سے ہٹ گئے ہیں اور لوگوں پر کفر کے فتوے لگانے میں جلد بازی کرنے لگے۔ ہیں یقیناً یہ رویہ بڑے ہولناک نتائج سامنے لانے والا ہے۔ تکفیر سے مومنوں کے دل لرز اٹھتے ہیں اور مسلمانوں کی جانیں کانپ اٹھتی ہیں۔ کس قدر بے خوف لوگ ہیں کہ جنہوں نے مسلمانوں کا کافر قرار دیا ہے اور ان کی

بنائے۔ لوگوں کی حق کے ذریعے رہنمائی کرنا اپنا ہدف بنائے۔ فرقہ دارانہ رویے سے بچے! نئے فرقے اور گروہ ایجاد کرنے سے باز رہئے۔ الگ ہونے اور نئی شناختیں بنانے سے گریز کیجئے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“ (آل عمران)

اے میڈیا کے لوگو! اے سوشل میڈیا کے حاملو! میڈیا، میڈیا کے ذرائع اور میڈیا کی سائنس کو دین کے فائدے کے لیے، اس کا دفاع کرنے کے لیے برتو۔ اس کی خیر اور بھلائیاں بیان کرنے میں میڈیا استعمال کرنے کا اہتمام کرو۔ الفاظ کے استعمال میں ذمہ داری مظاہرہ کرو، اپنی بات پر قائم رہنا سیکھو اور سچائی سے کام لو۔ قلم کی ذمہ داری کو سمجھو۔ حقیقت پسندی سے کام لو۔ با مقصد طریقہ تحریر اپناؤ۔ الجھل چانے والی تحریروں سے، افواہوں سے اور تنقید برائے تنقید سے دور رہو۔ ان ذرائع کو بنانے والا بناؤ، بگاڑنے والا نہ بناؤ۔ جمع کرنے والا بناؤ، تفرقہ پھیلانے والا نہ بناؤ۔ قوت پھیلانے والا بناؤ، کمزور کرنے والا نہ بناؤ۔

اے بیت اللہ کے حاجو! آپ حرمت والے شہر میں ہیں۔ اس کی عظمت کو جانو اور اس کی تقدس ذہن نشین کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے اس محترم شہر کو ایسی خصوصیات سے مختص فرمایا ہے کہ جو کسی دوسرے شہر کو نہیں ملیں۔ یہ امن والا ہے، محترم ہے اور قیامت تک یوں ہی رہے گا۔ فرمان الہی ہے:

”جو اس (مکہ) میں داخل ہوا مومن ہو گیا۔“

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا تھی، فرمان الہی ہے:

”پروردگار، اس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔“ (ابراہیم)

اللہ کے گھر کے حاجو! دیکھو! تم اللہ کے امن والے شہر میں آئے ہو، تمہارے لیے راستے آسان کر دیے گئے ہیں۔ آپ کی مشکلات آسان کر دی گئی ہیں۔ اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو! مزید فضل و کرم کا سوال کرو! یہ اللہ کا مقدس گھر ہے۔ اللہ کے نازل کردہ امن کی وجہ سے امن والا ہے۔ فرمان الہی ہے:

دوسرے سے بڑھ سکتے ہیں۔ فرمان نبوی ہے:

”تم میں بہترین وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق کا حامل ہے۔“

مسلمانوں کے بعض معاشروں کو عملی اعتبار سے ان حسین اصولوں سے دوری کا سامنا ہے۔ یہ بڑی خطرناک چیز ہے اور ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔ چنانچہ اے والدین، اے تربیت دینے والو! آپ کے سر پر بچوں کی بھلی اور اخلاق پر مبنی تربیت کی عظیم ذمہ داری ہے۔ خاص طور پر اس زمانے میں کہ جس میں برائی اور فتنے کے اسباب عام ہو چکے ہیں۔ آج جنگ نے ایک نیاروپ اختیار کر لیا ہے اور وہ اصول و مبادی اور اخلاق کی جنگ بن چکی ہے۔

اے اسلام کے علما! آپ انبیاء کے وارث ہو، انبیاء کے پیغام کے حامل ہو، آپ پر ساری امت کی فلاح و بہبود منحصر ہے۔ سو سنو! امت میں اختلافات پھیلانے کا

محترم اور محفوظ جانوں پر حملہ کرنا جائز سمجھا، انھوں نے اسلام کے عطا کردہ حرمت والے معاہدے توڑ ڈالے ہیں، زمین میں فساد برپا کیا ہے۔ دھماکے کیے ہیں اور توڑ پھوڑ کی ہے۔ معصوم جانوں کو قتل کیا ہے، مسلمان اور غیر مسلم امن پسند شہریوں کو ڈرایا دھمکایا ہے، اللہ کی کتاب، سنت رسول ﷺ اور امت کے علماء کے اجماع کو پس پشت ڈال دیا ہے کہ جو سب ان ناپاک اور بدترین اعمال کو ناجائز قرار دینے پر متفق ہیں۔

تو مسلمان نو جوانو! آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ ہی امت کا سرمایہ اور آپ ہی اس کا مستقبل ہو۔ سولازم ہے کہ ہر اس راستے سے بچو جو امت اسلامیہ کی صفیں بکھیرنے، تفرقہ بازی پھیلانے اور فرقہ واریت کو ہوا دینے والا ہو۔ جان رکھو کہ امت میں گمراہی اور اغراف پھیلانے کے اسباب میں سے قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کرنے والے مسلمانوں کو کافر قرار دینے میں جلدی کرنا بھی ہے۔ یہ بہت بڑی مصیبت اور بڑا ہلاکت خیز رویہ ہے۔

امت کو تم سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں تو تم ساری دنیا کو اپنے دین کی بھلائیاں، اس کی نری، اس کی رحمت

اسلام نے لوگوں کی اخلاقی تربیت، کردار سازی اور نیکی پر نفوس کی تربیت کرنے کو اپنی ترجیحات میں اولیت دی ہے۔ چنانچہ عظیم دینی اخلاق پر نفس کی تربیت اسلام کا طریقہ ہے۔

سبب مت بنو۔ بھلائی کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرو، حق بیان کرو، باطل کی حمایت مت کرو، لوگوں کو راہ دکھاؤ، لوگوں کو شریعت اسلامیہ کے مطابق فتوے دو، نہ تشدد کرو اور نہ حد سے زیادہ نرمی برتو۔ اللہ کا دین تشدد اور نرمی کے مابین رہتا ہے۔

اے اللہ کی طرف بلانے والو! اللہ کی طرف بلانا انبیاء اور رسولوں کا کام ہے۔ تو آپ دعوت کے معاملے صحیح طریقہ اپناؤ۔ علم، سمجھ داری اور اخلاص کے ساتھ دعوت دو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”(اے پیغمبر!) یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان

لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو ورنہ

اگر کہیں تم تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب

تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے۔“ (آل عمران)

دوسروں کے لیے اچھا نمونہ بنو۔ جنہیں دعوت دے رہے ہو، ان پر رحم کرو، بھلے انداز سے گفتگو اور بحث کرنا آپ کی دعوت کا اسلوب ہونا چاہیے۔ علم کو اپنا اسلحہ

اور اس کے اخلاق حسنہ دکھاؤ۔ دوسروں کے لیے بہترین نمونہ بنو۔ اپنے فارغ اوقات کا بھرپور فائدہ اٹھاؤ، اپنی صلاحیتیں ان اعمال میں صرف کرو جن میں امت اسلامیہ کی فلاح و بہبود ہو، اسی میں تمہاری اور اسلام کی عزت ہے اور اسی میں دنیا و آخرت میں آپ کا فائدہ ہے۔

اسلام نے لوگوں کی اخلاقی تربیت، کردار سازی اور نیکی پر نفوس کی تربیت کرنے کو اپنی ترجیحات میں اولیت دی ہے۔ چنانچہ عظیم دینی اخلاق پر نفس کی تربیت اسلام کا طریقہ ہے اور یقیناً اسی طرح سے لوگوں کو سکون اور چین اور کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اور نفس انسانی کی اور اُس ذات کی قسم جس نے

اُسے ہموار کیا پھر اُس کی بدی اور اُس کی پرہیز

گاری اس پر الہام کر دی یقیناً فلاح پا گیا وہ جس

نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اُس کو

دبا دیا۔“ (الفطرس)

اسی تربیت کی وجہ سے ہی لوگ افضلیت میں ایک

خدمت اور ہماری ملکی حدود کی حفاظت کیلئے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیاں قبول فرمائے اور ان کی کوششوں کو بابرکت بنائے۔

اے حجاج کرام! تمہارا آج کا دن بڑا عظیم اور مبارک دن ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جتنے لوگوں کو اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن جہنم سے آزادی عطا فرماتے ہیں، کسی اور دن عطا نہیں کرتے۔ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر کا اظہار فرماتا ہے اور ان سے پوچھتا ہے: ”میرے یہ بندے کیا چاہتے ہیں؟“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے ان بندوں کو دیکھو کہ کس طرح میلے کپڑوں اور غبار آلود بالوں کے ساتھ حاضر ہیں، اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے۔“

لہذا آج خوب دعائیں مانگو۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”بہترین دعا عرقہ کے دن کی دعا ہے اور وہ بہترین دعا جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیائے کرام نے اللہ سے کی ہے، وہ یہ ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِزَّةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

نے حکمت والی قیادت مہیا فرمائی ہے جو حرین کی خدمت اور نگہبانی کے ذریعے شرف حاصل کرتی ہے۔

حکومت نے خدمات کا طویل سلسلہ تیار کر رکھا ہے اور ہر قسم کی ممکنہ کوشش کی ہے تاکہ حرین میں آنے والے امن و امان اور اطمینان کے ساتھ اپنی عبادت سر انجام دے سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حاکم سلمان بن عبدالعزیز کو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت پر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کی کاوشوں کو بابرکت بنائے۔ اس کی تمام کاوشوں کو اس کے لیے باعث اجر و ثواب بنائے اور اسے صحت و عافیت سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حاکم اس کے دونوں نائبین اور تمام ساتھیوں کو اپنی رضا اور خوشنودی والے کام سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس طرح ہم ہر اس شخص کے لیے دعا گو ہیں جس نے حج کی ادائیگی کو آسان بنانے میں اپنی خدمات پیش کیں اور حجاج کرام کو ادائیگی حج میں اطمینان و سکون فراہم کیا۔ ان سب کے سرخیل امیر حج اور امیر مکہ کو اللہ حاجیوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسی طرح بہادر سیکورٹی فورسز کے اراکین کو بھی اللہ جزائے خیر سے نوازے، جنہوں نے حجاج کرام کی

”اور قسم ہے اس پر اس شہر (مکہ) کی۔“ (الہین)

اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق حرمت والا اور محترم ہے۔ اس کے امن کو تباہ کرنے سے بچو۔ اس کے مقامات کا احترام کرو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

”یہ ہے اصل معاملہ (اسے سمجھ لو)، اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔“ (الحج)

اسی طرح فرمایا:

”یہ تھا (تعمیر کعبہ کا مقصد) اور جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کا احترام کرے تو یہ اس کے رب کے نزدیک خود اسی کے لیے بہتر ہے۔“ (الحج)

عبادت گاہوں کا صاف ستھرا ماحول آلودہ کرنے سے اجتناب کرو۔ فرمان الہی ہے:

”اس (مسجد حرام) میں جو بھی راستی سے ہٹ کر ظلم کا طریقہ اختیار کرے گا اسے ہم دردناک عذاب کا مزا چکھائیں گے۔“ (الحج)

حرین کا امن اور حجاج کی سلامتی ایسی سرخ لائیں ہیں جن سے آگے بڑھنا، سیاسی بینرز اٹھانا یا فرقہ وارانہ نعرے لگانا کسی صورت برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

اس ملک پر اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس ملک کو اس

وزیراعظم نواز شریف دنیا پر واضح کر دیں کہ تنازعہ کشمیر حل کیے بنا امن قائم نہیں ہو سکتا۔ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ وزیراعظم نواز شریف دنیا پر واضح کر دیں کہ تنازعہ کشمیر حل کیے بغیر جنوبی ایشیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ مقبوضہ کشمیر میں فوجی بریگیڈ پر حملہ بھارتی مظالم کا رد عمل ہے۔ بھارتی فوج ایک لاکھ کشمیریوں کی قاتل ہے۔ پاکستان کشمیریوں کی اخلاقی و سفارتی حمایت ختم نہیں کر سکتا۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارت جارح ہے۔ مرکزی دفتر میں علماء کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ بھارت کی سفاک سپاہ نہتے کشمیریوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ اب تو بربریت کی انتہاء ہو گئی ہے۔ جس طرح بھارتی فورسز کا ظلم بڑھ رہا ہے اسی طرح کشمیریوں کا جذبہ حریت بھی دو آتشہ ہو رہا ہے۔ آج تحریک آزادی ایک نیا رخ اختیار کرتی نظر آتی ہے۔ برہان مظفر وانی کی شہادت کے بعد کشمیری نئے جوش اور ولولے سے اٹھے ہیں۔ وہ پاکستان کا پرچم تھام کر 72 روز سے جاری کرفیو کو خاطر میں نہیں لارہے۔ کشمیر میں آج قربانیوں کی نئی داستانیں رقم ہو رہی ہیں۔ پاکستانی قوم سیاست دان اور حکمران پہلے سے زیادہ کمنٹ کے ساتھ کشمیریوں کی جدوجہد کی حمایت کر رہے ہیں۔

نامزدگی

امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر ﷺ نے علامہ عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ کی ناگہانی وفات کے بعد الشیخ علی محمد ابوتراب رحمہ اللہ (امیر صوبہ بلوچستان و ممبر اسلامی نظریاتی کونسل) کو سینیٹر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نامزد کیا ہے۔..... امید ہے کہ آپ پہلے سے بڑھ کر تنظیمی و دینی امور میں دلچسپی لیں گے اور اپنی صلاحیتوں و وسائل کے ذریعے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے استحکام و وقار اور ترقی کے لیے سعی و جدوجہد فرمائیں گے۔ اس کے علاوہ آپ مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ بلوچستان کے بدستور امیر بھی رہیں گے۔

محترم تھے اور قریش ان سے اتنی محبت کرتے تھے کہ وہ ضرب المثل بن گئی تھی۔ چنانچہ عرب کہا کرتے تھے [لُحْبُكُ وَالرَّحْمَنُ حُبُّ قُرَيْشٍ عِثْمَانُ] ”میں تجھ سے بخدا ایسی محبت کرتا ہوں جیسی محبت قریش عثمان سے کرتے ہیں“۔

قبول اسلام: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مکہ پڑھنے کے فوراً بعد دعوت و تبلیغ کا سلسلہ شروع فرمایا تھا، جس کے نتیجے میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ابتداء ہی میں اسلام قبول کر لیا، قبول اسلام میں آپ کا چوتھا نمبر ہے۔

اخلاقی حمیدہ: حضور ﷺ کی صحبت و تربیت نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سیرت کی تشکیل اور کردار کی تعمیر اس حد تک کی کہ آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے رنگ میں رنگے گئے، آپ رضی اللہ عنہ کی خصائل انبیاء علیہم السلام کے طرز پر تھیں۔ ابن عساکر نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: عثمانؓ سب صحابہ سے خلق میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہیں۔

مکسر المزاج: سیدنا عثمانؓ بے حد مکسر المزاج و متواضع تھے اور اپنے جاہ و جلال کا خیال نہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت مالکؓ کے دادا بیان کرتے ہیں کہ میں نے کئی بار دیکھا کہ سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب مکہ سے مدینہ واپس آتے تو مدینہ سے ذرا پہلے معرّس مسجد (ذوالحلیفہ) میں قیام فرماتے اور جب مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے سوار ہوتے تو سواری پر پیچھے کسی کو ضرور بٹھاتے اور کوئی نہ ملتا تو کسی چھوٹے بچے کو بیٹھا لیتے اور اسی حال میں مدینہ میں داخل ہوتے۔

حضرت میمون بن مہرانؓ کہتے ہیں کہ مجھے ہمدانی نے بتایا کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ خچر پر سوار ہیں اور ان کا غلام ناکل ان کے پیچھے بیٹھا ہوا ہے، حالانکہ آپ اس وقت خلیفہ تھے۔

سلامت فطرت: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فطرتاً بڑے نیک، راست باز اور ایمان دار تھے۔ شراب عرب کی گھٹی میں پڑی تھی، جو لوگ پیتے تھے فخر کرتے اور نہ پینے والے کو طعن کرتے، کیونکہ ان کے نزدیک شراب نہ پینا بخل کی علامت تھا۔ لیکن اس ماحول میں دولت و ثروت کے ساتھ رہنے کے باوجود آپ ان چند اکابر قریش (مثلاً سیدنا عباس، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ وغیرہ) میں سے تھے جو سلیم الفطرت ہونے کے باعث



انہوں نے تمام عالم اسلام کو ایک مصحف اور قراءت پر جمع کیا اور جامع القرآن کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ان کی سیرت کے غیر معمولی اوصاف کے پیش نظر امت نے ان کے لیے ”کامل الہیاء والايمان“ کے الفاظ استعمال کیے۔ ان کے عہد کی فتوحات تاریخ اسلام کا ایک شاندار باب ہے۔ انہوں نے آرمینیا، آذربائیجان، ایشائے کوچک، ترکستان، کابل، سندھ، قبرص اور اسپین وغیرہ میں عربوں کے سیاسی اقتدار کے لیے راہیں ہموار کر دی تھیں، ان ہی کے زمانے میں بحری طاقت منظم ہوئی۔

نام و نسب و خاندان: عثمان نام، ابوعبداللہ اور ابو عمرو کنیت، والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اوروکی تھا۔ قریش کی شاخ بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ سیدنا عثمانؓ کا سلسلہ نسب والد اور والدہ دونوں کی طرف سے پانچویں پشت میں عبد مناف پر آنحضرت ﷺ کے سلسلہ نسب سے مل جاتا ہے، پھر اس پر مزید یہ کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نانی ام حکیم یا حکم بیضاء بنت عبدالمطلب یعنی کہ آنحضرت ﷺ کی چچوبھی تھیں۔

ولادت: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ صحیح قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت واقعہ فیل کے چھ سال بعد مکہ میں ہوئی۔ (الاصابہ، ج: ۲، ص: ۱۲۳۸)

پیشہ: قریش کا عام پیشہ تجارت تھا، اس میں انہوں نے بڑی ناموری حاصل کی تھی۔ قرآن مجید کی سورہ قریش میں گرمی اور سردی کے موسم میں قریش کے تجارتی قافلوں کا ذکر ہے۔ قریش کے اسی عام مذاق کے باعث سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی تجارت کو ذریعہ معاش بنایا اور ایک شخص ربیعہ بن حارث کی شرکت میں کپڑے کا کاروبار بہت بڑے پیمانہ پر شروع کر دیا، اس میں انہوں نے وہ کامیابی اور شہرت حاصل کی کہ ان کا لقب ہی عثمان غنی ہو گیا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فطرتاً بڑے حلیم، سخی اور اعلیٰ اخلاق و فضائل کے انسان تھے، اسی بناء پر قریش میں نہایت معزز

خلفاء راشدین کی زندگی کا ہر گوشہ، ان کی فکر اور عمل کے انفرادی اور اجتماعی پہلو، ان کا انداز جہاں بنی، ان کا سلیقہ جہان بانی، ان کی دینی بصیرت اور ان کا فقہی اجتہاد وغیرہ ہمارے لیے مشعل راہ اور دنیوی و اخروی فتوحات و برکات کے حصول کا ذریعہ منبع ہے۔ یہ ہی ہمارے اصول و فروع ہیں۔ قرآن مجید میں انہیں کہیں ﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُمْ﴾ کا پروردگار ملا اور کہیں [مہتدون مفلحون راشدون فائزون] وغیرہ القابات سے نوازا گیا۔ ان کی حیات طیبہ کو پڑھنا، سنتا، عملًا اختیار کرتے ہوئے دوسروں کو اس پر ڈالنے کی فکر و سعی کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے، جب کہ کفر و الحاد کی اس گری ہوئی زندگی میں ہم اس سے بہت دور ہو چکے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی آج ہمارے لیے اجنبی، نا آشنا اور اساطیر الاولین بن چکی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے تمام اصحاب پیکر صدق و وفا، ہدایت کا سرچشمہ اور ظلمتوں کے اندھیروں میں روشنی کا وہ عظیم مینار ہیں جو قیامت تک آنے والی نسل انسانی کے لیے میکز رشد و ہدایت ہیں۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو فضیلت اور عظمت حاصل ہے وہ اعظم من القس ہے، وہ ”السابقون الاولون“ میں تھے۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا علیؓ، سیدنا زید بن حارثہؓ کے بعد وہ شخص تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا، وہ ذوالنورین تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیوں کو ان کے نکاح میں دیا اور فرمایا: اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو انہیں یکے بعد دیگرے عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا۔ وہ ایسے غنی تھے کہ انہوں نے اپنی ساری دولت کو دین اور ملت کی نذر کر دیا۔ انہی کے لیے رسول اکرم ﷺ نے ”بیعت الرضوان“ کی۔ انہیں کاتب وحی ہونے کا شرف حاصل ہوا، ان کو مسجد الحرام کی توسیع کرانے کی سعادت میسر آئی۔

شراب سے نفرت کرتے تھے۔ اسی طرح گانا بجانا، لہو و لعب اور زنا کاری عرب کے پسندیدہ مشاغل میں تھے، لیکن سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ان سب چیزوں سے بھی طبعاً مجتنب تھے، چنانچہ ایک مرتبہ فرمایا: میں نے عہد جاہلیت میں یا اسلام میں نہ کبھی زنا کیا ہے نہ شراب پی ہے اور نہ گانا بجایا ہے۔ غذا بھی عمدہ اور پر تکلف استعمال فرماتے تھے۔ آپ فطرتاً کم گو تھے، لیکن جب کسی موضوع پر اظہار خیال فرماتے تو گفتگو سیر حاصل کرتے اور بلخ فصیح کرتے تھے۔

دینی خود داری اور حمیت: اسلام نے اس فطرت کو چمکا کر لکھنی اور مستحبی کر دیا تھا، اس بناء پر دینی عزت نفس اور خود داری آپ میں اس درجہ کی تھی کہ نازک سے نازک موقع پر بھی آپ میں پلک پیدا نہیں ہوتی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، مبادا وہ وقت آجائے کہ تمہارے بروں کو تم پر مسلط کر دیا جائے اور ان بروں کے خلاف نیک لوگ بددعا کریں اور وہ قبول نہ کی جائے۔

عبادت و خشیت: عبادت قرب الہی اور اتابت الی اللہ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، اس لیے آپ چند در چند مشاغل اور گونا گوں مصروفیتوں کے باوجود عبادت کثرت سے کرتے اور فرائض و واجبات کے علاوہ مندوبات و نوافل کا بھی اہتمام کرتے تھے۔ نماز بے حد خشوع و خضوع سے پڑھتے تھے، اس میں اس درجہ محبویت ہوتی تھی کہ درود پیش کی کوئی خبر نہیں رہتی تھی، اس کے ساتھ ساتھ خشیت الی اللہ بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

ذوالنورین: ذوالنورین کا مطلب ہے دونوں والا، آپ کو اس لیے ذوالنورین کہا جاتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں، کسی بھی نبی کا استی یہ اعزاز نہ حاصل کر سکا۔ جب آپ کی بیوی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری سو بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں ایک ایک کر کے عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔

آپ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے یعنی وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ ہی میں جنت کی بشارت دی تھی، متعدد بار جنتی ہونے کی بشارت بزبان نبوت آپ کو نصیب ہوئی، جب آپ نے اپنی دولت دین پر نچھاور کرنے کی حد کر دی تو

نبی کریم ﷺ نے یہاں تک فرمادیا: ”عثمان آج کے بعد کوئی عمل کرنے یا نہ کرے عثمان جنتی ہے۔“

ازواج و اولاد: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا پہلا نکاح آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تھا، ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ تھا، لیکن ایک مہلک مرض میں مبتلا ہو کر جلد انتقال ہو گیا، اسی کی نسبت سے آپ کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور ﷺ کی دوسری صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا، ۳ ہجری میں غزوہ بدر جس روز ختم ہوا اسی دن ان کا بھی انتقال ہو گیا۔

اوصاف و کمالات: سفید رنگ، خوبصورت و جاہت، متوازن لد و قامت، چہرے پر چمک کے نشانات، داڑھی گنجان اور زلف دراز کے حامل سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب لباس زیب تن کر کے عمامے سے مزین ہوتے تو بڑے خوبصورت معلوم ہوتے۔ آپ رضی اللہ عنہ خوش شکل اور خوش قامت ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ سیرت و کردار کی خلعت سے آراستہ تھے۔ بڑے پیانے پر تجارت کے باعث شروع ہی سے دولت مند تھے، اس لیے لباس بھی عمدہ پہنتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی غذا عمدہ اور اعلیٰ معیار کی تھی، آپ رضی اللہ عنہ لذیذ اور نفیس غذاؤں کے عادی تھے۔ عرب میں بہت بڑے مال دار ہونے کے باوجود آپ کا طرز زندگی سادگی سے عبارت تھا۔ رہن بہن، اخلاق و اطوار اور خلق و کردار میں آپ آنحضرت ﷺ کے طریقوں کو مشعل راہ بناتے، آپ کا ہر کام اتباع سنت سے آراستہ ہوتا۔ ایک مرتبہ آپ وضو سے فارغ ہو کر مسکرائے تو لوگوں نے اس موقع پر مسکراہٹ کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کے بعد اسی طرح مسکراتے دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔“ (مسند احمد بن حنبل)

ایک مرتبہ مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کے گوشت کا ایک بڑا ٹکڑا منگوا یا، اسے تناول فرمایا اور تجدید وضو کے بغیر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، فراغت کے بعد ارشاد فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی جگہ بکری کا گوشت تناول فرمایا تھا اور پھر اسی طرح بغیر تجدید وضو کے نماز پڑھی تھی۔“

تقویٰ و طہارت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جوہر ذاتی تھا، گناہ و معصیت اور کفران و عصیان سے آپ رضی اللہ عنہ کی

طبیعت کو نفور تھا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا قول و فعل سنت رسول ﷺ کی اتباع سے معمور تھا، آپ کا قلب و ذہن احترام رسول ﷺ، حب مصطفوی ﷺ اور شیفتگی حق سے آراستہ تھا، آپ کے بڑے کمالات میں سخاوت، حلم اور حیاء نے اپنوں اور غیروں سے لوہا منوایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اجتہادات، فرامین و مراسلات، خطبات و تقاریر آنے والی پوری امت مسلمہ کے لیے خزانہ عامرہ ہے۔

اہل حقہ کا متفقہ نظریہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام کے بعد سب سے بلند مقام سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا، ان کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اور ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ہے اور یہ نظریہ حضور ﷺ کی زندگی ہی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تھا۔

ہجرت: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے سب سے پہلے اللہ کے لیے جس نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہجرت کی وہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں، جنہوں نے پہلی ہجرت مکہ سے حبشہ کی طرف فرمائی اور دوسری مدینہ کی طرف۔

بیع قرآن: جب آپ خلیفہ بنے تو اسلام عرب سے نکل کر روم و ایران کے دور دراز علاقوں میں پھیل چکا تھا، قرآن مجید سات لغتوں پر نازل ہوا تھا اور صحابہ کرام سات لغات پر تلاوت فرماتے تھے۔ قراءتوں کا یہ اختلاف دور دراز کے علاقوں میں بھی پھیل گیا جب تک لوگ اس حقیقت سے واقف تھے کہ قرآن کا نزول سات لغات پر ہوا ہے اس وقت تک اختلاف سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی تھی، لیکن جب یہ اختلاف ان دور دراز کے ممالک میں پہنچا جن میں یہ بات پوری طرح سے مشہور نہیں ہوئی تھی کہ قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہے تو اس وقت جھگڑے پیدا ہونے لگے، بعض لوگ اپنی قراءت کو صحیح اور دوسری کو غلط کہنے لگے تو اس وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے امت کو لغت قریش پر جمع فرمایا، یہ آپ کی اجتہادی شان کا عظیم کارنامہ ہے۔

کتابت وحی: چونکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پڑھنا جانتے تھے، لہذا اسلام لانے کے بعد آپ کو کتابت وحی کا شرف بھی حاصل ہوا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے خود عثمان کو اس گھر میں دیکھا ہے کہ سات کے وقت گرمی کے

دکھائی گئی ہے۔

اولیات عثمان: سیدنا عثمانؓ نے بہت سے کاموں کا اجراء فرمایا جن میں سے چند ایک یہ ہیں: ① بیت المال سے موزنین کے لیے وظائف کا تقرر فرمایا۔ ② تکبیر میں آواز بجی رکھنے کا حکم دیا۔ ③ تمام مسلمانوں کو ایک قراءت پر متفق کیا۔ ④ جمعہ کی نماز کے لیے ایک اور اذان کا اضافہ فرمایا۔ ⑤ زمینوں پر مالکانہ حقوق کے پروانوں کا اجراء فرمایا۔ ⑥ بیت المال کے اونٹوں اور گھوڑوں کے چرنے کے لیے چراگاہوں کا بندوبست فرمایا۔ ⑦ دار القضاء کے لیے علیحدہ عمارت تعمیر فرمائی اور جج مقرر کیے۔ ⑧ بیت المال، مہمان خانوں وغیرہ کے لیے الگ الگ عمارات تعمیر فرمائیں۔ ⑨ جدہ کی بندرگاہ اپنی نگرانی میں تعمیر کرائی۔ ⑩ جگہ جگہ ضرورت کے تحت سڑکیں اور پل تعمیر کروائے۔ ⑪ اسلام میں اول وقف عام مسلمانوں کے لیے رومہ کا کنواں خریدا۔ ⑫ اسلام میں اول مہاجر جمع اہل و عیال فی سبیل اللہ ہیں۔ ⑬ ملک شام میں سمندری جہازوں کے بنانے کا کارخانہ قائم کیا۔ ⑭ سب سے پہلے محاسب کا تقرر آپؓ نے فرمایا۔ ⑮ مدینہ کو سیلاب سے بچانے کے لیے ایک بند تعمیر کرایا۔ ⑯ جگہ جگہ پانی کی نہریں کھدوائیں۔ ⑰ بحری افواج قائم کیں اور بحری فتوحات بھی آپؓ کے عہد میں ہوئیں۔ ⑱ مسجد نبویؐ کی تعمیر و توسیع پر خاص توجہ فرمائی۔

شہادت کبریٰ: ۱۵ ذی الحجہ ۳۵ ہجری کو نبی اکرم ﷺ کے اس محبوب خلیفہ کو ایک عظیم سازش جو کہ درحقیقت اسلامی تاریخ کی سب سے اول اور سب سے عظیم سازش تھی، کے بعد اس عالم میں شہید کر دیا گیا کہ آپ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے، کئی دن کے روزے سے تھے اور اپنے گھر میں محصور تھے، گو کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسینؓ سمیت کئی صحابہ کرامؓ بھی آپ کے گھر کے دروازے پر پہرہ بھی دے رہے تھے، لیکن اس کے باوجود بلوائی آپ کے گھر میں پیچھے کی سمت سے داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے اور عین تلاوت قرآن کی حالت میں خلیفہ وقت اور امیر المومنین کو شہید کر دیا گیا۔ یہ عظیم سازش جو عبداللہ بن سبا سمیت متعدد منافقین کی سعی کا نتیجہ تھی، درحقیقت صرف سیدنا عثمانؓ کے خلاف نہ تھی بلکہ اسلام اور تمام مسلمانوں کے خلاف تھی اور آپ کی شہادت کے

موسم میں حضور اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے حضور ﷺ حسب معمول گرائی محسوس کر رہے ہیں اور سیدنا عثمانؓ آپ کے حکم سے وحی لکھ رہے تھے۔

ارشاد نبویؐ کا ادب و احترام: رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اندس کے ساتھ پروانہ وار محبت کا لازمی نتیجہ تھا کہ اگر حضور ﷺ نے کبھی کوئی بات اشارۃً و کنیۃً بھی فرمائی تو سیدنا عثمانؓ نے اس کو امر محکم کی طرح گرہ میں باندھ لیا اور اس کی بجا آوری کو اپنا وظیفہ زندگی سمجھا۔

پہرہ کا عدم اہتمام: سیدنا عثمانؓ اپنے لیے پہرے کا کوئی خاص اہتمام نہیں فرمایا کرتے تھے، چنانچہ سیدنا حسنؓ اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ سیدنا عثمانؓ مسجد میں ایک چادر میں سوئے تھے اور ان کے پاس کوئی بھی نہیں تھا، حالانکہ اس وقت آپ امیر المومنین تھے۔

امور خلافت و انتظام مملکت: سیدنا عثمانؓ نے اپنی خلافت علی منہاج النہد پر قائم و دائم رکھی، مجلس شوریٰ بالکل اسی طرح برقرار رکھی جس طرح آپ سے بیشتر خلفاء کے دور میں تھی۔ اہم امور میں آپ تمام اکابرین صحابہؓ، مشیران خلافت اور ضرورت پڑنے پر اہمات المومنینؓ سے مشورہ لیتے۔ علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا عثمانؓ کی خلافت کا دور آتا ہے تو مشرق و مغرب کی انتہاء تک اللہ کا دین پھیل جاتا ہے، الہی لشکر ایک طرف انصلی مشرق تک اور دوسری طرف انتہاء مغرب تک پہنچ کر دم لیتے ہیں اور مجاہدین کی آبدار تلواریں اللہ کی توحید کو دنیا کے گوشے گوشے اور چپے چپے میں پہنچا دیتی ہیں۔ اندلس، قیروان، سیقہ یہاں تک کہ چین کا علاقہ سکیا تک بھی آپ کے زمانہ میں فتح ہوا۔

دوسری طرف مدائن، عراق، خراسان، اہواز سب فتح ہوئے۔ ترکوں سے جنگ عظیم ہوئی، آخر ان کا بڑا بادشاہ خاقان خاک میں ذلیل و خوار ہوا اور زمین کے مشرقی اور مغربی کونوں نے اپنے خراج بارگاہ خلافت عثمانؓ میں پہنچائے۔ آپ کے زمانے کو دیکھیے اور اللہ کے رسول ﷺ کی پیشین گوئی کو دیکھیے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”زمین میرے لیے سمیت دی گئی ہے یہاں تک کہ میں نے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا، عنقریب میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچ جائے گی جہاں تک اس وقت مجھے

بعد مسلمان تفرقہ اور انتشار میں ایسے گرفتار ہوئے کہ نکل نہ سکے۔ یہ وہ بات تھی جس کی خبر سیدنا عثمانؓ نے ان الفاظ میں دی تھی کہ اللہ کی قسم! اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو پھر تا قیامت نہ ایک ساتھ نماز پڑھو گے نہ ایک ساتھ جہاد کر سکو گے۔

آپ کی شہادت پر مدینہ میں ایک عام کھرام مچ گیا، سیدنا سعید بن زیدؓ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! واجب ہے کہ اس بد اعمالی پر کوہِ اُحد پھنے اور تم پر گرے۔ سیدنا انسؓ نے فرمایا سیدنا عثمانؓ جب تک زندہ تھے اللہ کی تلوار نیام میں تھی، اس شہادت کے بعد یہ تلوار نیام سے نکلے گی اور قیامت تک کھلی رہے گی۔ سیدنا ابن عباسؓ نے ارشاد فرمایا اگر سیدنا عثمانؓ کے خون کا مطالبہ بھی نہ کیا جاتا تو لوگوں پر آسمان سے پتھر برستے۔ سیدنا علیؓ کو جیسے ہی شہادت عثمانؓ کی خبر ملی آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں تیرے حضور خون عثمانؓ سے بریت کا اظہار کرتا ہوں۔“

ابن کثیرؒ نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ سیدنا علیؓ سیدنا عثمانؓ کے پاس جا کر ان پر گر پڑے اور رونے لگے حتیٰ کہ لوگوں نے خیال کیا کہ آپ بھی ان سے جا ملیں گے۔ امام اعمشؒ اور حافظ ابن عساکرؒ نے صاحب اسرار رسول سیدنا حذیفہ بن یمانؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلا فتنہ سیدنا عثمانؓ کا قتل ہے اور سب سے آخری فتنہ خروج دجال ہے اور اس ذات کی قسم میری جان جس کے ہاتھ میں ہے! وہ شخص جس کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی سیدنا عثمانؓ کے قتل کی حسد ہے، اگر اس نے دجال کو پایا تو وہ اس کی پیروی کیے بغیر نہیں مرے گا اور اگر اس نے اسے نہ پایا تو وہ اپنی قبر میں اس پر ایمان لائے گا۔

وی پی آر ہا ہے

◎ جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بیجھا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)



پرہیزگاری کی مثال اور کیا ہو سکتی ہے؟

میاں فضل حقؒ بھی بہت مردم شناس تھے۔ مولانا نے اپنے طرز عمل اور طریقہ کار سے ان کے انتخاب کو سو فیصد درست ثابت کر دیا۔ میاں فضل حقؒ آپ پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ تمام سرکاری اجلاسوں میں آپ کو شامل رکھتے تھے۔ خاص کر کشمیر علاقہ گلیات، ایٹ آباد، مانسہرہ بالا کوٹ میں جماعتی تنظیم سازی، دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری آپ کے سپرد تھی۔ میاں فضل حقؒ جب بھی ان علاقوں میں جاتے تو مولانا مرحوم شریک سفر ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فن خطابت سے نوازا تھا۔ ہر موضوع پر بہت عمدہ منظم و مرتب گفتگو کرتے اور موضوع کا حق ادا کر دیتے۔

جماعتی زندگی میں آپ کا کردار بڑا شاندار تھا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے منج کو صحیح سمجھتے تھے، دے دے سنے اس سے تعاون فرماتے، مجلس شوریٰ اور عاملہ کے رکن ہونے کے ساتھ کابینہ میں بھی فعال کردار ادا کرتے تھے۔ جماعتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جماعت سے اختلاف رکھنے والوں کو اچھا نہ سمجھتے لیکن ان کا احترام ضرور کرتے تھے۔ آپ کے ہاں کوئی چلا جاتا تو خوب مہمان نوازی کرتے اور ذرا

بھی احساس نہ ہونے دیتے کہ وہ مخالف دھڑے سے ہے۔ میاں فضل حقؒ مرحوم نے جب جماعت کے دونوں گروپوں کو یکجا کرنے کا عزم کیا تو آپ نے بھرپور ساتھ دیا۔ اس کے ابتدائی اجلاس فیصل آباد میں حاجی بشیر احمد (انصاف ٹیکسٹائل والے) کے ہاں ہوتے۔ جس میں مولانا محمد اسحاق چیمہ اور ان کے رفقاء شریک ہوتے۔ جبکہ میاں فضل حقؒ کے ہمراہ صوفی احمد دین، مولانا محمد یوسف انور، مولانا سید حبیب الرحمن شاہ بخاری اور مولانا عبدالعزیز حنفی پیش پیش تھے۔ باہمی رضا مندی سے دونوں جماعتوں کا مشترکہ نام متحدہ جمعیت اہل حدیث تجویز ہوا اور تمام اکابر علماء ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے۔ مولانا عبدالعزیز حنفیؒ کے حسن عمل اور جماعتی سرگرمیوں کے پیش نظر انہیں بڑی اہمیت دی گئی۔ مولانا مرحومؒ میاں فضل حقؒ کے خاص رفقاء میں سے تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اس سلسلہ ذہبیہ کی ایک خوبصورت کڑی تھی۔ میاں فضل حقؒ کے علاج کے آپ پر گہرے

داری سے ادا کیا۔ آپ کو نوجوانوں سے بڑی محبت تھی۔ ان کے کاموں کی بڑی حوصلہ افزائی اور خوب تحسین فرماتے اور مزید اچھا کرنے کی تلقین کرتے۔

مولانا عبدالعزیز حنفی مرحوم کے ساتھ میرا تعلق تین دہائیوں پر مشتمل ہے، سب سے پہلا تعارف میاں فضل حقؒ مرحوم کے ذریعے ہوا۔ جب بھی میاں صاحب کے ساتھ اسلام آباد جانا ہوتا تو قیام آپ کے ہاں کرتے۔ (اگر راولپنڈی جاتے تو ہمارا قیام وطعام چوہدری محمد یعقوب صاحب مرحوم کے پاس ہوتا تھا۔)

آپ بڑی محبت سے پیش آتے اور شفقت فرماتے۔ جماعتی مسائل پر کھل کر گفتگو کرتے اور مفید مشوروں سے نوازتے، آپ مثبت سوچ کے مالک تھے۔ ہر مشکل میں بھی درست فیصلہ کرتے اور اپنی ذمہ داری کو

تمام حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن و ملال کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین، نامور خطیب اور ہر دل عزیز شخصیت علامہ عبدالعزیز حنفی متحضر علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون! آپ کی نماز جنازہ ۱۰ ستمبر ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ دن گیارہ بجے مرکزی جامع مسجد اہل حدیث G/6 میں امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان علامہ پروفیسر ساجد میر نے پڑھائی۔ تمام مکاتب فکر کے ممتاز علماء اور لوگوں کے جم غفیر نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

علامہ عبدالعزیز حنفی رحمہ اللہ کا شمار پاکستان کے صف اول کے علماء کرام، ممتاز خطباء اور سنجیدہ دانشوروں میں ہوتا تھا۔ آپ بہت وضعدار، کریم النفس، منساہر، مہمان نواز اور اخلاق عالیہ کے مالک تھے۔ آپ جہانگیر دور اندیش اور مردم شناس تھے۔ طبیعت میں نیکی، مزاج میں نرمی اور سلیم الفطرت تھے۔ آپ صاف

علامہ عبدالعزیز حنفی رحمہ اللہ کا شمار پاکستان کے صف اول کے علماء کرام، ممتاز خطباء اور سنجیدہ دانشوروں میں ہوتا تھا۔ آپ بہت وضعدار، کریم النفس، منساہر، مہمان نواز اور اخلاق عالیہ کے مالک تھے۔

تھرا لباس زیب تن رکھتے اور چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ ہوتی۔ پہلی بار ملنے والا یہی گمان کرتا کہ شاید مدقوں کی شناسائی ہے۔ آپ تمام حلقوں میں

باحسن طریق ادا کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ میاں فضل حقؒ دل سے آپ کی قدر کرتے اور اچھے نظروں میں آپ کو یاد کرتے تھے۔ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث G/6 کے لیے خطیب کی ضرورت تھی۔ مولانا محمد یوسف انور کی تجویز پر انہیں کراچی سے لا کر اس مسجد کا خطیب مقرر کر دیا۔ مولانا عبدالعزیز حنفی رحمہ اللہ نے بھی میاں فضل حقؒ کے فیصلے کی لاج رکھی اور تا دم مرگ اس مسجد سے منسلک رہے۔ اگرچہ آپ کچھ عرصہ پہلے ریٹائر ہو گئے تھے لیکن مسجد میں درس قرآن و حدیث اور خطبہ جمعہ مسلسل جاری رکھا۔ یہ بات بھی حیران کن ہے کہ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے آپ کو دل کی تکلیف ہوئی اور اس کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس سے بڑی فرمانبرداری اور

یکساں مقبول تھے۔ تمام مسالک کے علماء اور عوام آپ کا بے حد احترام کرتے۔ فرقہ واریت سے نفرت تھی، تشدد اور انتہا پسندی کی حوصلہ شکنی کرتے۔ آپ اتحاد بین المسلمین، بین المسالک و رواداری اور باہمی عزت و احترام کے علم بردار تھے۔ قرآن و سنت کے داعی اور شہداء تھے۔ آپ کا پسندیدہ موضوع اطاعت و اتباع الرسول ﷺ تھا۔ آپ قومی اور بین الاقوامی پلیٹ فارم پر مسلمانوں کی بہترین ترجمانی کرتے۔ اکابر علماء کا بے حد احترام کرتے، پوری زندگی مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستہ رہے اور ہر امتحان و آزمائش میں ثابت قدم رہے۔ آپ کو حسن کارکردگی اور وفاداری کی بدولت مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا جس کا حق پوری دیانت

اثرات تھے۔ وہی وضعداری، مہمان نوازی، جرأت، بیباکی، نئی حیثیت وغیرت جو میاں فضل حق کا خاصہ تھا آپ میں بھی پائی جاتی تھی۔ میاں فضل حق کا ایک خاص حلقہ تھا جس سے مشاورت کیا کرتے۔ آپ اس کے بھی رکن رکین تھے۔ میاں فضل حق مرحوم کی رحلت کے بعد آپ مزید فعال ہوئے اور میاں محمد جمیل کے استعفیٰ کے بعد آپ کو مرکزی جمعیت اہل حدیث کا قائم مقام ناظم اعلیٰ بنایا گیا۔ بعد ازاں انتخاب میں ناظم اعلیٰ بننے کے بعد آپ نے پورے پاکستان میں مرکزی جمعیت کو منظم کیا اور تمام کارکنان میں نئی روح پھونک دی۔

مولانا عبدالعزیز حنیف جامعہ سلفیہ کے ساتھ دلی محبت کرتے تھے۔ جامعہ کی تعلیمی، دعوتی و اصلاحی سرگرمیوں کے بارے میں استفسار کرتے اور مفید مشوروں سے نوازتے، متعدد بار جامعہ میں تشریف لائے۔ تمام شعبہ ہائے کے بارے میں تفصیلات حاصل کرتے۔ کارکردگی پر خراج تحسین پیش کرتے۔ جامعہ سلفیہ کی گولڈن جوبلی تقریبات میں بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ اس وقت آپ ناظم اعلیٰ تھے اور آپ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ کی فکر انگیز گفتگو سے تمام شرکاء بے حد متاثر ہوئے۔ اس موقع پر آپ نے جامعہ کی کارکردگی کو بے حد سراہا۔ میاں نعیم الرحمن اور ان کے خاندان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ سے جب بھی ملاقات ہوتی، جامعہ کے بارے میں ضرور سوالات کرتے اور بڑی حوصلہ افزائی کرتے، ذہیروں دعاؤں سے نوازتے۔ جامعہ سلفیہ کے اساتذہ مولانا عبدالعزیز علوی، مولانا حافظ مسعود عالم، مولانا محمد یونس ودیگر اساتذہ کی قدر کرتے اور اطمینان کا اظہار فرماتے تھے۔

پاکستان کے طول و عرض سے اہل حدیث علماء بعض کاموں کے ضمن میں رابطہ کرتے، یا بذات خود اسلام آباد ان کے ہاں چلے آتے۔ انہیں خندہ پیشانی سے ملتے، مکمل تعاون کرتے، سرکاری افسران کو فون کرتے اور مسائل حل کراتے۔ ان کی وفات پر محترم قاری محمد ایوب صاحب (مندرجہ ذیل) کا تعزیتی فون آیا، انہوں نے مولانا عبدالعزیز کی وفات پر بے حد افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ

وہ عظیم انسان تھے۔ علماء کی بڑی قدر کرتے تھے۔ انہوں نے خود اپنا واقعہ یاد دلایا کہ انہیں کسی کام سے اسلام آباد جانا ہوا، مولانا کے نام مجھ سے تعارفی رقعہ لیا اور تشریف لے گئے۔ وہ بتاتے ہیں کہ میں مغرب کی نماز کے وقت مسجد میں پہنچا اور انہیں رقعہ دیا تو انہوں نے باصرار مجھ سے نماز پڑھوائی اور اس کے بعد درس بھی دیا۔ اس کے ساتھ بہترین مہمان نوازی کی، قاری صاحب ان کے اخلاق عالیہ سے بہت متاثر ہوئے۔ فرمانے لگے کہ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں کی خاطر اپنا آرام ترک کر دیتے ہیں، انہوں نے مولانا کی وفات کو ناقابلِ تلاقی نقصان قرار دیا اور مغفرت کی دعا کی۔

مولانا عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ کے ساتھ بارہا مجلسیں ہوئیں، ان کو قریب سے ملنے، گفتگو سننے کا موقع ملا۔ میں ذاتی طور پر انہیں بہت مثالی انسان، ہمدرد اور خیر خواہ شخص سمجھتا ہوں۔ علم و عمل کے پیکر تھے۔ بہت معاملہ

مولانا پاکستان میں فرقہ واریت اور دہشت گردی کی وارداتوں پر کبیدہ خاطر ہوتے اور اپنی تقاریر میں اس کی بھرپور مذمت کرتے۔ آپ نے دیگر مسالک سے مل کر اس فتنے کو ختم کرنے کی مقدور بھرکوشش کی۔

فہم ذہین و فطین تھے۔ مسائل کو حل کرنے کے لیے ساتھیوں کا اعتماد حاصل کرتے، کسی کو ناراض نہ کرتے تھے۔ چند برس پیشتر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس سرگودھا میں رکھی، اس وقت آپ ناظم اعلیٰ تھے۔ انتظامات کا جائزہ لینے کے لیے متعدد بار سرگودھا گئے۔ چونکہ جامعہ سلفیہ کے ذمہ شرکاء کو کھانا کھلانا تھا لہذا میں اور بعض اساتذہ سرگودھا گئے۔ اتفاق سے ہم نماز کی غرض سے ایک ہوٹل پر رک گئے۔ نماز کے دوران مولانا بھی تشریف لے آئے۔ نماز سے فراغت کے بعد کانفرنس کے انتظامات پر باہمی تبادلہ خیالات کرنے لگے۔ فرمانے لگے کہ جامعہ سلفیہ کے ذمہ کھانے کا بندوبست ہے لہذا اس کی ذرا فکر نہیں، آپ بہتر انتظامات کر لیں گے۔ اصل مسئلہ کانفرنس میں مقررین کا ہے۔ چونکہ بعض نادان دوست اور بدخواہ کانفرنس کا بائیکاٹ کر رہے ہیں اور بلاوجہ ماحول کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ بڑے دکھ سے کہنے لگے کہ میاں فضل حق کے رفقاء

کی سوچ نہایت مثبت رہی ہے جبکہ دوسری طرف بعض علماء کی سوچ بہت منفی ہے۔ میں نے تجویز دی کہ آپ چونکہ آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس کر رہے ہیں لہذا دیگر اہل حدیث تنظیمات کے قائدین کو دعوت دے دیں جن میں جماعت اہل حدیث (روپڑی گروپ) اور جماعت غرباء اہل حدیث کراچی شامل ہے تاکہ کانفرنس میں اجتماعیت بھی ہو اور اصل مقصد بھی حاصل ہو جائے۔

مولانا پاکستان میں فرقہ واریت اور دہشت گردی کی وارداتوں پر کبیدہ خاطر ہوتے اور اپنی تقاریر میں اس کی بھرپور مذمت کرتے۔ آپ نے دیگر مسالک سے مل کر اس فتنے کو ختم کرنے کی مقدور بھرکوشش کی۔ مختلف مشترکہ پروگرامز کیے، تمام مسالک کے علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا تاکہ پاکستان میں فرقہ واریت کی فضا کو ختم کیا جاسکے۔ آپ اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ آپ بہت عمدہ گفتگو کرتے تھے۔ ریڈیو پاکستان اور PTV پر آپ کے پروگرام نشر ہوتے رہے۔ آپ اسلام کی خصوصیات کتاب وسنت کی اہمیت و مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت، صحابہ رضی اللہ عنہم اور اہل بیت فضائل اعمال، اتحاد و اتفاق کے موضوعات اختیار کرتے اور لوگ بڑے شوق سے آپ کی گفتگو سماعت کرتے تھے۔

آپ کی رحلت سے پاکستان ایک ممتاز عالم دین اور ہمدرد رہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ مدتوں آپ کی دینی دعوتی و ملی خدمات یاد رکھی جائیں گی۔ جامعہ سلفیہ بھی ایک ہمدرد اور خیر خواہ سے محروم ہوا ہے۔ مولانا کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا، تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب آپ کے حلقہ میں شامل تھے۔ تاجر، قانون دان، اہل علم، اساتذہ، افسران اور انتظامیہ کے لوگ فیصل آباد سے ممتاز تاجر صوفی احمد دین اور حاجی سردار محمد کے ساتھ قریبی مراسم تھے اور جب بھی فیصل آباد آتے ان کے ہاں ضرور جاتے۔ اسی طرح اسلام آباد میں حافظ محمد الیاس کے ساتھ بڑی بے تکلفی تھی اور ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے۔

مولانا اس اعتبار سے بہت خوش قسمت واقع ہوئے کہ ان کی اولاد بہت فرمانبردار، پڑھی لکھی، دین دار اور نیک نام ہے جو مولانا کے صحیح جانشین واقع ہوئے

علامہ عبدالعزیز حنفی

اسلاف کی روایات کے امین!

جناب عبدالرشید عراقی

برصغیر پاک و ہند میں اہل حدیث مسلک کے حامل نامور علمائے کرام، واعظ، مبلغ، محدث، محقق، مؤرخ، مجتہد، فقیہ، مقرر، خطیب، مدرس، مناظر، مصنف، ادیب، دانشور، معلم، متکلم، دینی و ملی امور قومی و سیاسی رہنما ایک ایک کر کے اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ گئے، امام العصر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی گئے، مناظر اسلام مولانا ابوالقاسم سیف بناری گئے، مولانا ابوالحسن عبداللہ رحمانی مبارکپوری گئے، مولانا صفی الرحمن مبارک پوری گئے، مولانا مختار احمد ندوی گئے، مولانا حافظ عبداللہ محدث روپڑی گئے، مولانا سید محمد داود غزنوی گئے، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی گئے، مولانا حافظ محمد گوندوی گئے، مولانا عبدالجبار سوہدروی گئے، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی گئے،

مولانا عطاء اللہ حنفی گئے، مولانا محمد حنفی ندوی گئے، مولانا معین الدین نکھوی گئے، مولانا عبداللہ گورداس پوری گئے، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ گئے، مولانا بدیع الدین شاہ راشدی گئے، علامہ احسان الہی ظہیر شہید گئے، مولانا محمد اسحاق بھی گئے اور اب علامہ عبدالعزیز حنفی بھی ابدی نیند سو گئے۔

ان اللہ وانا الیہ راجعون!

انسانی زندگی میں موت ایسے آتی ہے کہ آہٹ تک نہیں ہوتی اور نہ کسی کو کانوں کان خبر ہوتی ہے۔ چلتے پھرتے ہنتے کھیلتے لوگ پل بھر میں اپنے عزیزوں اور دوستوں کو چھوڑ کر ایسے موت کی آغوش میں سو جاتے ہیں کہ پھر نہ ان کو عزیزوں کے رونے دھونے کا خیال ہوتا ہے اور نہ احباب دوستوں کی بھلائی کا احساس۔

موت یوں تو ہر انسان کو آتی ہے اور جو انسان اس دنیا میں آیا ہے اسے ضرور اس دنیا سے ایک دن جانا ہے۔ کچھ موتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عام لوگوں کو اس کا پتہ بھی

نہیں چلتا۔ کچھ موتیں ایسی ہوتی ہیں جن سے محلہ اور شہر کے لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے اور اس پر اظہار افسوس کیا جاتا ہے اور کچھ موتیں ایسی ہوتی ہیں جو سارے ملک کو سوگوار بنا دیتی ہیں اور ایسی موتیں ہمیشہ تاریخ کے اوراق میں اہل علم کے لیے ایک مستقل سانحہ بن جاتی ہیں۔ ایسی ہی موت کے لیے کہا گیا ہے:

[مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ]

حضرت علامہ عبدالعزیز حنفی کی موت ایک تمام عالم کی موت ہے جو ۶ ذی الحجہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۹ ستمبر ۲۰۱۶ء بروز جمعہ المبارک خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾

علامہ عبدالعزیز حنفی نے ۷۵ برس کی عمر پائی

علامہ عبدالعزیز حنفی نے ۷۵ برس کی عمر پائی، ان کی شخصیت جامع صفات تھی۔ وہ جید عالم دین، بہترین خطیب، مقرر اور مبلغ تھے اور اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ وہ بڑے معاملہ فہم، دور بین، شریف النفس اور وضعدار تھے۔

ان کی شخصیت جامع صفات تھی۔ وہ جید عالم دین، بہترین خطیب، مقرر اور مبلغ تھے اور اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ وہ بڑے معاملہ فہم، دور بین، شریف النفس اور وضعدار تھے۔ تحریر و تقریر کے میدان کے کامیاب شہسوار تھے۔ ان کی تقریروں میں علم و روحانیت، فکر و بصیرت اور تحقیق و کاوش کے جوہروں کے ساتھ ادب کی چاشنی اور اسلوب کی دلآویزی چمکتی و دکتی نظر آتی تھی۔ علمی حیثیت سے علامہ عبدالعزیز حنفی بلند مقام و مرتبہ کے آدمی تھے۔

اخلاق و عادات کے اعتبار سے علامہ عبدالعزیز حنفی بڑے جامع الکملات تھے۔ اتنے بڑے صاحب علم و فضل ہونے کے ان کے مزاج میں رعونت، اکڑخون، تعلقی، خود ستائی اور شیخی نہیں تھی۔ محبت، الفت، اخلاق

شرافت، عدالت، ثقاہت، اخوت، ذکاوت، بصالت، شجاعت، مروت، دوستی، ہمدردی، رواداری، وضعداری، خوش مزاجی ان کے کردار کے خاص اوصاف اور نمایاں جوہر تھے۔ علامہ عبدالعزیز حنفی بڑے ذہین، فطین، صاحب فہم و بصیرت اور شگفتہ مزاج تھے۔ نکتہ دان، بذلہ سخ اور مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ ان کی پوری زندگی زہد، قناعت، سادگی، خلوص، وفا، ایثار اور قربانی کی جیتی جاگتی تصویر تھی۔ وہ صحیح معنوں میں جامع الکملات والصفات تھے۔

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ ملتے نہیں ہیں دیر سے جن کے نشان کبھی حالات حاضرہ سے بھی آپ پوری طرح باخبر تھے۔ سیاسی لحاظ سے آپ کا نقطہ نظر وہی تھا جس کا اظہار حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے اپنے اس شعر میں کیا ہے:

جلال پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی
حضرت علامہ عبدالعزیز حنفی رحمہ اللہ اپنی وضع کے پابند اخلاق و شرافت کا مجسم اور علم و فضل کا پیکر تھے۔

ان کی وفات سے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور دینی قیادت کو جو عظیم دھم لگا ہے اور جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

علامہ عبدالعزیز حنفی رحمہ اللہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ بھی رہے ہیں اور اس وقت آپ مرکزی جمعیت کے سینئر نائب امیر اول تھے۔ علامہ پروفیسر ساجد میر رحمہ اللہ امیر مرکزی جمعیت کے بیرون ملک تشریف لے جانے کے بعد آپ قائم مقام امیر ہوتے تھے۔

راقم کی آپ سے پہلی ملاقات ۱۹۹۸ء میں اسلام آباد میں ہوئی جب کہ آپ میرے ایک قریبی عزیز کی بیٹی کے نکاح کی تقریب میں تشریف لائے اور نکاح بھی آپ نے پڑھایا تھا۔

بعد میں وزیر آباد میں ان سے تین چار دفعہ ملاقات ہوئی، جہاں آپ جامع مسجد منانیہ اہل حدیث اور جامع توحید یہ اہل حدیث میں بسلسلہ درس قرآن تشریف لائے۔ علامہ عبدالعزیز حنفی رحمہ اللہ بڑے وسیع المشرب عالم دین تھے۔ خطابت میں بلند مرتبہ و مقام کے

ذمہ داری کو نبھانے کیلئے اپنے تئیں سخت جدوجہد اور بہترین انتظام کرتی ہے۔ اس سال حج کے موقع پر عام انتظامات کے علاوہ اہم ترین مسئلہ سیکورٹی تھریٹ تھا، جس سے نمٹنے کیلئے سابقہ روایات سے بڑھ کر بہت زیادہ تنگ و دو کی ضرورت تھی، جس کیلئے اس سال کسی بھی غیر متعلقہ شخص کی حدود حرم میں انٹری اور غیر متعلقہ گاڑی کا داخلہ مکہ مکرمہ میں بند کیا گیا۔ 9 چیک پوائنٹس حدود حرم کے اطراف میں قائم کی گئیں، جن کی مدد سے ڈیڑھ لاکھ کے لگ بھگ لوگ اور ہزاروں گاڑیاں بھاری جہازوں کے ساتھ واپس موڑ دی گئیں۔ ڈیڑھ لاکھ کے لگ بھگ سیکورٹی اہلکار حجاج کی سیکورٹی پر مامور ہوئے۔ ایام حج میں روزانہ مقامات مقدسہ کے گرد بمیلی کاپڑوں کے ذریعے سو سے زائد بار سیکورٹی کی غرض سے پروازیں کی گئیں۔

سعودی حکومت کے ذمے دوسرا اہم ترین مسئلہ 20 لاکھ سے زائد حجاج کیلئے قربانیوں کے انتظام کا تھا جس کیلئے لاکھوں جانوروں کا بندوبست کیا گیا تاکہ جانوروں کی کمی اور بلیک میں فروخت کا دھندہ نہ چل سکے۔ تیسرا اہم ترین مسئلہ حجاج کی آمد و رفت کا تھا جس کیلئے 4 ہزار سے زائد بسوں کا انتظام کیا گیا۔ چوتھا مسئلہ بیمار حجاج کی بحالی کا تھا جس کیلئے سینکڑوں ایسولینوس، درجنوں موبائل ہسپتالوں اور سینکڑوں ڈسپنسریوں کو قائم کیا گیا۔ پانچواں مسئلہ مختلف زبانوں اور پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بینڈل کرنا تھا جسے 180 ممالک کی حکومتوں کے ساتھ مل کر طے کیا گیا اور حجاج کے بہت سے معاملات بالواسطہ یا بلا واسطہ انہی کی حکومتوں کے ذریعے ممکن بنائے گئے اور ہر ملک نے اپنی بساط کے مطابق اپنے ملک کے حاجیوں کیلئے انتظامات کیے۔

انسان جو بڑا بے صبر اور ناشکرا واقع ہوا ہے اور وہ اس کی ایک خاصیت ہے۔ چھوٹے سے دھبے کو پھیلا کر نہ صرف اپنی زندگی پر اور نہ صرف اپنے علاقے پر، بلکہ ساری دنیا پر محیط کر لیتا ہے اور خود اس دائرے کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ اگر آپ غور کریں گے تو مصائب اور مشکلات اتنی شدید نہیں لگیں گی جتنا کہ انہیں سمجھ اور بنا لیا گیا ہوتا ہے۔ یہ مشکلات ساری زندگی کا ایک حصہ ہوتی ہیں ساری زندگی نہیں ہوتیں۔ بندہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ میری ساری کی ساری زندگی ہے جو برباد اور تباہ ہوگئی۔ بہر حال



کی محنت کو کرپشن کہہ دیں اور اسے قومی خدمت سمجھ لیں۔ میں بھی اس معاملے میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے نہیں ہوں بلکہ تعریف و توصیف میں بخیل اور تنقید و تکیبر میں سخی واقع ہوا ہوں، اور ایسے ہی لوگوں کے درمیان رہتا ہوں۔ اس کی وجہ پتہ نہیں کیا ہے؟ ہم بہت اچھے لوگ ہیں، پیارے لوگ ہیں، ایک دوسرے کیلئے اچھی خوش بختی کا سامان مہیا کرتے ہیں، مگر تعریف و توصیف کے معاملے میں بخل سے کام لیتے ہیں۔ ہمارے ہاں شاید یہ قومی رواج بن گیا ہے اور ہم نے اس کے بارے میں کبھی غور و غوض کی زحمت گوارہ نہیں کی کہ تعریف و توصیف بھی شکر ہے۔

بہر حال گراں گزرنے کی وجہ سہولیات سے بھرپور حج میں کچھ مشقت کا جھیلنا تھا۔ کہیں مرسل موصوف کو دوران حج کسی مقام پر بس کے انتظار میں کچھ دیر کھڑا ہونا پڑا تھا اور اس تھوڑی دیر نے اس کے سارے حج اور مشقت بھری عبادت میں طے والی قدم بہ قدم سہولیات کی شکر گزاری کی بجائے ناشکری کی انتہاء کو پہنچا دیا۔ اس عادت مبارکہ سے مرسل موصوف ہی متاثر نہیں بلکہ معاشرے کے اکثر افراد اس بیماری کا شکار ہیں اور مرسل موصوف کی حالت معاشرے کی مجموعی صورت حال کی عکاسی کرتی ہے۔ میں سمجھنے سے قاصر تھا کہ ہمارے ہی آباء اجداد کے نیک طینت لوگ سفر حج کیلئے چار، چار ماہ بلکہ اس سے بھی زائد صعوبت بھری مشقتیں برداشت کر لیا کرتے تھے اور زبان سے ناشکری کی اف بھی نہیں نکلتی تھی مگر حال ہے کہ ہم سہولیات کے بارے میں بھی شکر گزاری کے چند کلمات ادا کر لیں۔ شکر گزاری تو درکنار سہولیات اور آسائشوں کیلئے تھوڑا انتظار کرنا پڑ جائے تو ہم اپنے آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ مشقت و صعوبت میں مبتلا شخص سمجھ لیتے ہیں اور پھر ناشکری کی انتہاء تک ایسا پہنچتے ہیں کہ حج سے حاصل ہونے والے صبر بھرے سبق کو بھول ہی جاتے ہیں۔

حج ایک مقدس عبادت ہے، سعودی حکومت اس

حج اسلام کا پانچواں رکن ہے جو بیت اللہ اور اس کے گرد و نواح میں ہی مکمل طور پر ادا کیا جاتا ہے۔ قدیم زمانے سے لوگ ایسا کرتے آرہے ہیں، نبی کریم ﷺ نے اسے اسلام کا بنیادی رکن قرار دیا، اور حج مبرور کا ثمر جنت بتلایا۔ اب ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے یہ سعادت حاصل ہو جائے، اسی تحریک نے مکہ مکرمہ کی رونق افزائی میں سب سے اہم کردار ادا کیا ہے۔ حج پہلے ہی سخت جدوجہد اور مشقت والی عبادت تھی، مگر حج کیلئے آنے والوں کی کثرت اور دنیا میں سہولیات کی فراوانی نے اس مشقت کو بہت زیادہ قابل احساس بنا دیا۔ گزرتے وقت نے حرم کو تنگی داماں کا شکار بھی کیا، جس پر بار بار توسیع حرم کی ضرورت پیش آتی رہی۔ سعودی حکومت نے توسیع کے ساتھ حجاج کی مشقت میں کمی اور سہولیات میں اضافے کی طرف توجہ دی، جسے جدید ٹیکنالوجی نے ممکن بنا دیا۔ خدائے قادر کی ذات اتنی رحیم و کریم ہے کہ اتنی آسانوں کے باوجود ہمیں اگر حج میں کچھ مشقت اٹھانا پڑ بھی جائے تو وہ اسے بھی ہمارے لئے اجر و ثواب میں اضافے کا ذریعہ بنا دیتی ہے۔ حج میں مشقت پر صبر کرنا اور کسی کو کوسنے اور لعن و طعن کئے بغیر حج کی مشکلات برداشت کر کے تمام مناسک حج کو ادا کرنا اسے مبرور بنانے میں یقینی کردار ادا کر سکتا ہے۔ لیکن خلاف صبر و برداشت جیسی عادات قبیحہ حج کی مقبولیت میں سخت رکاوٹ بھی بن سکتی ہیں، جو ہمیں نظر تو نہیں آئیں گی مگر ہمارے حج کا اجر ضائع کرنے کی پوری صلاحیت سے لیس ہوگی۔

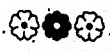
مجھ سے میرے ایک بانیگر فیلو تنقید بھرا رابطہ بذریعہ فیس بک کرتے رہتے ہیں۔ حج کے موقع پر ان کی خامہ فرسائی پڑھ کر ان کی ٹائیگرانہ طبیعت کا اظہار کچھ گراں گزرا اور دماغ میں کھلبلی سی سچ گئی کہ ہم من حیث القوم مدح و صرائی پر آئیں تو فساد فی الارض کو قومی بیداری قرار دے لیں اور تنقید و تکیبر کرنے پر آئیں تو دن رات

بشیر علامہ عبدالعزیز حنیف..... چند یادیں

ہیں۔ بڑے صاحبزادے ڈاکٹر عزیز الرحمن انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی فنکٹنی آف شریعہ اینڈ لاء میں پروفیسر ہیں اور رئیس الجامعہ کے مشیر ہیں۔ جبکہ مولانا ابوبکر مرکزی جامع مسجد کے خطیب اور مکتب الدعوة میں ریسرچ سکالر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت عطا فرمائے اور اپنے والد کے مشن کو کامیابی سے چلانے کی توفیق دے۔ آمین!

مولانا عبدالعزیز حنیف کا جنازہ بلاشبہ اسلام آباد کی تاریخ میں منفرد مقام رکھتا تھا جس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق لوگوں کی کثیر تعداد کے علاوہ تمام مسالک کے علماء نے شرکت کی۔ جامعہ سلفیہ سے ایک وفد راقم کے علاوہ شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی، مولانا محمد یونس اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے۔ تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ خصوصاً ان کے برادر اکبر مولانا محمد حسین کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے اور یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے۔ آمین یا رب العالمین!



الاسلام ڈائری 2017ء

جماعتی ہدیوں کی آئینہ دار
ایک دعوت ایک پیغام
ہر مڑے گھر کی ضرورت

حسب سابق ڈائری زیر ترقیب ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ڈائری ماہ دبیر میں آپ کو مل سکے تو آج ہی رابطہ کیجیے۔
اشتراکات اور ضروری فون نمبر آج ہی بھیج دیں

ایک صفحہ اشتہار فورکمر 2500/- روپے
ایک صفحہ اشتہار ایک کمر 1500/- روپے
نصف صفحہ ایک کمر 1000/- روپے

نوٹ: اشتہارات کے ساتھ ذرا شاعت بھی لازماً ارسال فرمائیے۔ شکریہ

شائع کنندہ: (محمد بشیر انصاری) 34101-3207371-5
رابطہ: الحمد للہ پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور
0321-6487892 - 042-37720257
055-4443265

یہ عدد سر کر لیا اور 26 اپریل تک یہ عدد 2 لاکھ 70 ہزار تک پہنچ چکا تھا، اس کیلئے ملک کے آٹھ بڑے بینکوں کی برانچوں اور حاجی کمپس کی خدمات حاصل کی گئیں۔

دو تین سال کے بعد ہی لوگوں کا سرکاری حج سکیم کو ترجیح دینا اور دھڑا دھڑا درخواستیں جمع کروانا شاید حج کے معاملے میں عوامی اعتماد کی بحالی کا اشارہ سمجھ لینا چاہیے۔ اعتماد کی بحالی میں 25 سے 30 ہزار روپے کے برابر ریالوں کی واپسی، حکومت کی طرف سے پاکستانی حجاج کیلئے کھانے پینے کے فری انتظامات، ہر آنے والے سال میں حج اخراجات میں پہلے کی نسبت کمی اور حجاج کو راستہ بھولنے سے بچانے کیلئے ٹریکر کڑے کا گفٹ اور آمد و رفت کے لیے 421 نئی بسوں کے انتظام نے اہم کردار ادا کیا ہے اور آئندہ سال تک حجاج کرام کو سامان اٹھانے کے جھنجھٹ سے آزاد کرنے کی کوشش قابل ذکر ہے۔ پاکستانی حجاج کیلئے بہترین انتظام و انصرام کی تنگ و دو کرنے والوں میں وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف اور وزیر مملکت برائے مذہبی امور پیر امین الحسنات کی کوششیں قابل قدر ہیں۔ اسے عملی جامہ پہنانے، اپنے ذاتی روابط کے ذریعے تمام پاکستانی سرکاری حجاج کو سعودی عرب میں سعودی حکومت سے سہولتیں اور ریلیف دلانے اور پاکستان سے حج پر پہلے کی نسبت اخراجات کم کروانے میں مذہبی امور کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیمبر مین ڈاکٹر حافظ عبدالکریم رحمہ اللہ کا کردار نہایت قابل تحسین ہے۔ جو میڈیا پر آکر اپنی حسن کارکردگی کی شہرت اور نمود و نمائش کی بجائے خاموشی اور جذبہ لالیبت سے فرائد پہنچا دیتے ہیں اور اس کا احساس بھی نہیں ہونے دیتے۔

یوں تو حکومت کا کام ہی عوام کا ہر طرح سے خیال رکھنا اور ریلیف دینا ہوتا ہے مگر خوش قسمتی یہ ہے کہ پچھلے کچھ عرصے سے یہ واقعہ پاکستان میں بھی رونما ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ امید واثق ہے کہ حج انتظامات کی طرح باقی معاملات بھی اللہ فی اللہ کام کرنے والوں کے سپرد کئے جاتے رہے تو یہ ریلیف اور عوامی خیال رکھنے کا واقعہ پاکستان میں بھی رونما ہو کر رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے اور اسے درپیش مسائل سے نکلنے اور نبرد آزما ہونے میں مدد فرمائے۔ آمین!



حج میں آسانیوں اور سہولتوں کے باوجود کچھ نہ کچھ مشقتیں برقرار رہتی ہیں، مگر جب صرف ان مشقتوں کا ہی رونا رویا جائے تو پھر انسان صبر کی آغوش سے ناشکری کے ہم آغوش ہو جاتا ہے۔ انسانی بساط اور دستیاب وسائل کے تحت ہی ہر کام سرانجام دیا جاتا ہے، جہاں بساط انسانی اور وسائل کی دستیابی اختتام پذیر ہوجاتی ہے وہاں سے مشکلات شروع ہوجاتی ہیں۔ مشکلات اور مشقتوں کو کم کرنے کیلئے ہر قدم پر یا قدم کے بعد سہولت آجائے تو مشکلات بھی انسانی بساط اور برداشت کے تحت آجاتی ہیں اور اسے انسان کو بخوشی قبول بھی کر لینا چاہیے مگر انسان ہے کہ جو لالچی واقع ہوا، جو اسی پر بس نہیں کرتا بلکہ جہاں برداشت کرنا پڑ بھی جائے وہاں بھی بغیر تنقید و تنکیر کے قبول نہیں کرتا۔

پاکستان سے 2012ء تک پونے دو لاکھ اور 13ء کے بعد لگ بھگ ڈیڑھ لاکھ لوگ حج کیلئے جاتے رہے، لوگوں کا حج پر جانے کا جذبہ قابل قدر ہوتا تھا، مگر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ جب یہ جذبہ ماند پڑنے لگا جتنی کہ 2012ء میں تو کئی بار درخواست وصولی کی تاریخوں میں توسیع کے باوجود سرکاری کونڈ سے بھی دو ہزار کم درخواستیں موصول ہو پائی تھیں، گلتا تھا کہ شاید لوگ حج پر جانا نہیں چاہتے یا ان کا ایمان کمزور ہو گیا ہے مگر بعد کے حالات نے پتہ دیا کہ اس صورت حال کیلئے منتظمین حج ذمہ دار ہیں اور اس صورتحال کو پیدا کرنے میں ان کے ایمان کا زیادہ عمل دخل تھا جس کا کچھ عرصہ بعد عدالتی کارروائیوں کے ذریعے انکشاف ہوا کہ 35 ہزار سے زائد حاجیوں میں سے ہر ایک سے 50 ہزار روپے سے زائد نقد ٹھگے گئے ہیں، جبکہ پانی، بجلی اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات کے چارج وصول کرنے کے بعد ان سے حجاج کو آئنا نہیں کر دیا گیا اور کئی حجاج کا راستہ بھٹک کر سعادت حج سے محروم رہ جانا بھی تب کہ حسن انتظام کا کرشمہ قرار پایا تھا۔

ایمان کے عمل دخل کی بات تب مزید گھر کر سامنے آئی، جب 2013ء اور بعد کے سالوں میں حجاج سے درخواستوں کی وصولی کا مرحلہ شروع ہوا اور وقت پر مکمل ہوا۔ 2016ء میں تو جیسے ایمان کی بہار آگئی کہ 18 سے 26 اپریل تک 86 ہزار درخواستوں کی وصولی کا دور شروع ہوا مگر تین دن میں ہی ایمان کی حرارت والوں نے

تائیس و تکمیل پاکستان

جانب مولانا عبد اللہ کاکڑ

جہ کہٹھ مل کر کھانا نہیں کھا سکتے۔ ایک دوسرے کے برتن استعمال نہیں کر سکتے۔ ان کے لباس، شادی بیاہ وادت اور وفات کی رسومات قطعاً ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان دونوں قوموں میں اس سے زیادہ فرق کیا ہو سکتا ہے کہ ہندو گائے کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ اسے گوماتا کے نام سے یاد کرتے ہیں، مگر مسلمان اسی گائے کے کباب بنا کر مزے مزے سے کھا جاتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں مسلمان ہندوؤں کے معبود کو کھا جاتے ہیں۔ یہ دونوں اکٹھے کیسے رہ سکتے ہیں؟! دو قومی نظریہ اسی کا نام ہے کہ پرانے زمانے میں پارٹیشن سے پہلے ریلوے اسٹیشن پر مٹی کے دو گھڑوں میں پانی بھر کے رکھا ہوتا تھا۔ ایک گھڑے پر مسلم پانی اور دوسرے پر ہندو پانی لکھا ہوتا تھا۔ مسلمان ہندوؤں کے گھڑے سے اور ہندو مسلمانوں کے گھڑے سے پانی نہیں پیتے تھے۔ اگر کبھی شادی بیاہ کی تقریب میں ایک دوسرے کے ہاں جانا ہوتا تو پیتل کے درخت کے پتوں پر چاول یا کھانے پینے کی اشیاء رکھ کر پیش کی جاتیں۔ اگر پانی کے لیے علیحدہ برتن میسر نہ ہوتا تو اوپر سے پانی گرایا جاتا اور نیچے مسلمان اس پانی کو اپنے ہاتھوں میں لے کر پی لیتے۔ باوجودیکہ دونوں قومیں مدتوں سے اکٹھی رہ رہی تھیں ایک دوسرے کے ساتھ گھر جڑے ہوئے تھے پھر بھی گاہے بگاہے فساد ہو ہی جاتا تھا۔

نیچے مسلمان اس پانی کو اپنے ہاتھوں میں لے کر پی لیتے۔ باوجودیکہ دونوں قومیں مدتوں سے اکٹھی رہ رہی تھیں ایک دوسرے کے ساتھ گھر جڑے ہوئے تھے پھر بھی گاہے بگاہے فساد ہو ہی جاتا تھا۔

پاکستان کا وجود میں آنا ایک ایسی بڑی نعمت ہے کہ یہ مملکت خداداد پاکستان اسلام کے نام پر موجود ہے۔ اس کے لیے لاکھوں جانوں کی قربانی دی گئی۔ خطے کے مسلمانوں کو ہزاروں ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے محروم ہونا پڑا۔ سینکڑوں مساجد ویران ہوئیں۔ ہندوؤں اور سکھوں نے انہیں مندروں اور گردواروں میں تبدیل کر دیا۔ کتنی ایسی مساجد ہیں جن میں آج بھی جانور باندھے جاتے ہیں۔

راقم نے اس موقع پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک پاکستان اور تائیس پاکستان کا آغاز اسی دن ہو گیا تھا جس دن مسلمانوں نے بدر کے میدان میں کفر کی طاقت پر فتح حاصل کی تھی۔ پھر جب احد کے میدان میں اسلام کی فوج کفر کے ساتھ ٹکرائی تھی۔ جب خندق کے روز دشمن کی فوجیں نامراد واپس لوٹی تھیں۔ پاکستان کی تائیس تو اسی روز شروع ہو گئی تھی جب خندق سے صرف دو

کہ تائیس پاکستان کا آغاز تو اسی روز ہو گیا تھا جب ہم نے بدر کے میدان میں مشرکین کو شکست فاش دی تھی۔ پاکستان کا قیام 14 اگست 1947ء کو عمل میں آیا؛ جی ہاں! یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور اس کی 27 ویں شب تھی جب پاکستان معرض وجود میں آیا۔ لیلۃ القدر بڑی مبارک رات، وہ رات جو ہزار مہینوں سے زیادہ افضل اور بہتر ہے۔ وطن عزیز پاکستان اس رات کو قائم ہوا تھا۔ ان شاء اللہ! یہ قائم رہنے کے لیے بنا ہے اور قیامت تک اللہ کے فضل و کرم سے قائم و دائم رہے گا۔ اس وقت دنیا میں دو اسلامی ملک ایسے ہیں جو اغیار کی نظروں میں کھٹکتے ہیں۔ ایک سعودی عرب اور دوسرا پاکستان۔ سعودی عرب میں آل

19 اگست 2016ء کو مجلس پاکستان ریاض کی یوم آزادی کی مناسبت سے تقریب رات گئے تک جاری رہی۔ مجلس پاکستان ریاض کی پرانی ادبی سماجی سیاسی تنظیموں میں سے ایک ہے۔ مجلس پاکستان کے صدر جناب رانا عبدالرؤف صاحب پیٹھے کے اعتبار سے انجینئر اور ایک بڑی کنسٹرکشن کمپنی کے CEO ہیں۔

مجلس پاکستان کے سیکرٹری جنرل جناب حافظ عبدالوحید صاحب ایک بڑے باپ کے فرزند ہیں۔ جماعت اسلامی پنجاب کے سابق امیر مولانا فتح محمد رحمتہ ان کے والد محترم تھے۔ حافظ قرآن ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ جامعۃ الملک سعود سے فارغ التحصیل ہیں۔ سعودی عرب کے محکمہ کبریٰ میں بطور ترجمان فرائض انجام دے رہے ہیں۔ 12 اگست 2016ء کو ان کا ریکارڈ شدہ پیغام ملا کہ جناب صاحب! اگلے جمعہ 19 اگست

تکمیل پاکستان اس وقت ہوگی جب کشمیر پر ہندوستان کا غاصبانہ قبضہ ختم ہوگا اور وادی میں استصواب رائے کے ذریعے سے پورا کشمیر پاکستان کا حصہ بن جائے گا۔ کشمیریوں کی موجودہ تحریک آزادی کو دیکھا جائے تو یہ دن اب اللہ نے چاہا تو زیادہ دور نہیں۔

سعودی حکومت کو یہ کریڈٹ حاصل ہے کہ وہ اس وقت معاشی اعتبار سے دنیا کے مضبوط ترین ملکوں میں سے ایک ہے۔ یہاں اسلامی تشخص کو فروغ حاصل ہے۔ حریم شریفین کی توسیع اور حجاج بیت اللہ الحرام کے لیے بے پناہ سہولتیں میسر ہیں۔ عوام اپنے بادشاہ کے ساتھ شدید محبت کرتے ہیں۔ لوگ بحیثیت مجموعی خوشحال ہیں۔ مہنگائی کا جن بنیادی اشیاء صرف کے اعتبار سے قابو میں ہے۔ ایک ایسا ملک جس میں ناشتہ پانچ ریال سے بھی کم مبلغ میں مہیا کیا جا سکتا ہے اور دوپہر یا رات کا کھانا پندرہ سے بیس ریال میں ایک اوسط درجے کے ریسٹورنٹ میں دستیاب ہے۔

پاکستان کا قیام دو قومی نظریہ کے سبب ممکن ہوا۔ علامہ اقبال کا یہ فلسفہ تھا کہ ہندوستان میں دو قومیں آباد ہیں: ایک ہندو اور دوسرے مسلمان ہیں۔ ان دونوں کی تہذیب، تمدن، رسم و رواج میں بے حد فرق ہے۔ یہ ایک

جمعہ کو ہم مجلس پاکستان کے زیر اہتمام یوم آزادی کی تقریب پاک ہاؤس میں منعقد کر رہے ہیں۔ ہماری مجلس عاملہ نے جہاں دیگر مقررین کا انتخاب کیا ہے وہاں آپ کو بھی زحمت دی گئی ہے۔ آپ کو بھی اس پروگرام میں دس سے پندرہ منٹ تقریر کرنا ہے۔ تائیس پاکستان، تخلیق پاکستان اور تحریک پاکستان کے حوالے سے بات کرنا ہے اور پھر تکمیل پاکستان یعنی کشمیر کی بات بھی کرنا ہوگی۔

میرے خیال میں ریاض میں مقیم کسی بھی پاکستانی کے لیے مجلس پاکستان کے پلیٹ فارم سے خطاب کرنا اعزاز کی بات ہے۔ پروگرام جمعہ کے دن تھا اور میرے لیے جمعہ سب سے زیادہ مصروفیت کا دن ہوتا ہے۔

الغرض میرا دل و دماغ پروگرام کے عنوان کے گرد گھومنے لگا۔ تائیس پاکستان..... نہیں! تخلیق پاکستان ہاں تحریک پاکستان! میرے دماغ میں سب سے پہلا جملہ آیا

سال بعد خیر فتح ہوا اور پھر اگلے ہی سال مسلمان لشکر اپنے آقا و مولیٰ کی قیادت میں مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہو گیا۔ تائیس پاکستان کا عمل کچھ اور آگے بڑھ گیا جب ہم نے جنین کی وادیوں میں دشمن کو شکست فاش سے دو چار کیا۔ تائیس پاکستان اسی دن سے شروع ہو گئی تھی جب موتہ کے میدان میں مسلمانوں کی تین ہزار فوج نے رومیوں کے دو لاکھ کے لشکر سے مقابلہ کیا تھا۔ تائیس پاکستان اسی روز سے شروع ہو گئی تھی جب اللہ کے رسول تیس ہزار کا لشکر لے کر تبوک کے میدانوں میں اسلام کا جھنڈا گاڑتے ہیں۔ دشمن مقابلے پر نہیں آتا کہ اسے موتہ کے میدان میں اپنی ناکامی ابھی تک بھولی نہیں تھی۔ 13 ہجری میں جب اللہ کے رسول ﷺ کی وفات ہوتی ہے تو 10 ہزار مربع میل کے علاقہ پر اسلام کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔

آپ کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آتا ہے، خلافت کا دور صرف دو سال تین ماہ اور دس دن تھا۔ صدیق اکبر نے منکرین زکاۃ اور ابداد کے فتنہ پر مکمل قابو پانے کے بعد اسلامی حکومت کو دنیا کے دیگر ممالک تک پھیلانے کا پروگرام ترتیب دیا۔ تائیس پاکستان کا آغاز اسی روز ہو گیا تھا جب آپ نے عراق کے محاذ پر سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اور شام کے محاذ پر سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر روانہ فرمائے۔ سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی معاونت کے لیے یزید بن ابی سفیان، معاویہ بن ابی سفیان، عمرو بن العاص اور شرمیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم کو روانہ فرمایا۔ پھر خلیفۃ الرسول نے خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ بھی ابو عبیدہ کے ساتھ مل جائیں اور مل کر شام کو فتح کریں۔ چنانچہ معرکہ یرموک کے بعد شام مکمل طور پر اسلامی حکومت کا حصہ بن جاتا ہے۔

تائیس پاکستان تو عہد فاروقی میں ہی شروع ہو گئی تھی جب ان کے دور میں 15 لاکھ مربع میل کا علاقہ اسلامی عملداری میں شامل ہو چکا تھا۔ معرکہ یرموک کے بعد 13 ہجری میں شام فتح ہو گیا۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص کی قیادت میں لشکر اسلامی نے 14 ہجری میں معرکہ قادسیہ کے بعد عراق کو فتح کر لیا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے ایران سے خراسان کی جانب رخ کیا اور خراسان، اہواز، قلم فارس کو روندتے ہوئے نکل گئے۔ پھر ان کا رخ جنوب کی طرف ہو گیا اور انہوں نے سندھ کی حدود کے

قریب مکران کو فتح کیا اور پھر مشرق کی طرف متوجہ ہوئے تو بھتان افغانستان تک جا پہنچے۔ یہ سارے معرکے 14 ہجری سے 23 ہجری تک خلافت فاروقی کے دوران سر کیے گئے۔ اسی دور میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رومیوں سے جنگیں لڑیں اور فتح کے جھنڈے لہراتے ہوئے غمور یہ تک جا پہنچے۔ انہوں نے الجوزہ، آرمینیا اور آذربائیجان کو فتح کر لیا۔ مسلمانوں نے عیاض بن غنم کی قیادت میں قزوین فتح کیا اور سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مصر فتح ہوا۔ اسلامی حکومت کی سرحدیں طرابلس اور رقبہ تک جا پہنچیں۔ تخلیق پاکستان کا آغاز اسی روز ہو گیا تھا جب فاروقی دور کے اختتام پر مسلمانوں کی حکومت 27 لاکھ مربع میل پر قائم ہو چکی تھی۔

پھر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت شروع ہوتا ہے۔ 23 ہجری سے 35 ہجری تک ان علاقوں پر مسلمانوں نے دوبارہ قبضہ کیا جنہوں نے سرکشی اور بغاوت کا مظاہرہ کیا تھا۔ ان میں خراسان، آرمینیا، آذربائیجان شامل تھے۔ اسی عرصے کے دوران اہل اسلام نے رے، ہمدان، طبرستان اور جرجان فتح کیے اور ایران کی فتح کی تکمیل ہوئی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ختم ہوا تو مزید 8 لاکھ مربع میل کا علاقہ مسلمانوں کی حکومت میں شامل ہو چکا تھا۔ 35 ہجری کے آخر پر 35 لاکھ مربع میل کے علاقے پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔

سعودی عرب کے جنوب مشرق میں پاکستان اور ہندوستان ہیں۔ سترہ سال کے نوجوان جبریل محمد بن قاسم رضی اللہ عنہ کراچی کی بندرگاہ جسے اس زمانے میں دہیل کہتے تھے پر حملہ کرتے ہیں اور یہاں پر چم تو خید ہڑاتے ہیں۔ بات دہیل تک رک نہیں جاتی، بلکہ 93 ہجری میں ملتان فتح ہو جاتا ہے۔ مسلمان جس جگہ جاتے ہیں دشمن راستہ چھوڑتا چلا جاتا ہے۔ ایک طرف محمد بن قاسم فتوحات حاصل کر رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کے ایک جرنیل قتیبہ بن مسلم 94 ہجری میں کابل کو فتح کرتے ہیں۔ بقول قائد اعظم محمد علی جناحؒ پاکستان تو اسی دن بن گیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔ یہ پاکستان کی تخلیق اور تائیس کا نقطہ عروج تھا۔ پاکستان کی تائیس، تخلیق تو ہو گئی لیکن ابھی ہم تعمیر پاکستان اور تکمیل پاکستان کی منزل سے کوسوں دور ہیں۔ اسلام کے نام پر

وجود میں آنے والے پاکستان میں رہنے والے کچھ نام نہاد دانشور جب بھی اسلام کا نام سنتے ہیں تو بدکنے لگ جاتے ہیں۔ تکمیل پاکستان اس وقت ہوگی جب کشمیر پر ہندوستان کا غاصبانہ قبضہ ختم ہوگا اور وادی میں استعصوب رائے کے ذریعے سے پورا کشمیر پاکستان کا حصہ بن جائے گا۔ کشمیریوں کی موجودہ تحریک آزادی کو دیکھا جائے تو یہ دن اب اللہ نے چاہا تو زیادہ دو دن ہیں۔

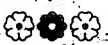


بیانہ علامہ عبدالعزیز حنیف

حاصل تھے۔ ان کا وعظ سن کر سامعین پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائے، بڑی خوبیوں کے مالک انسان تھے۔

علامہ عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ کا تعلق آزاد کشمیر کے ایک گاؤں سے تھا۔ ۱۹۴۴ء کے لگ بھگ ان کی ولادت ہوئی۔ علوم اسلامیہ کی تحصیل مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبح (زاد پٹنڈی)، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی (گو جرانوالہ) اور علامہ محمد یوسف کلکتوی (کراچی) رحمہم اللہ سے کی۔ فراغت تعلیم کے بعد کچھ مدت علامہ کلکتوی کے مدرسہ میں تدریس فرمائی۔ ۱۹۷۲ء میں کراچی کو خیر باد کہا اور اسلام آباد تشریف لائے۔ آپ نے جامع مسجد اہل حدیث نزد آبیارہ مارکیٹ میں خطبہ جمعہ کا آغاز کیا۔ جہاں آپ ۴۴ سال سے خطابت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ آپ نے اسلام آباد میں اہل حدیث مساجد کی تعمیر میں بڑی دلچسپی لی۔ اس وقت اسلام آباد میں ۳۷ مساجد ہیں جن میں اہل حدیث مسلک کے علمائے کرام دین اسلام کی خدمت میں ہمد تن فرائض انجام دے رہے ہیں۔ علامہ عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ روایت ہلالِ کبلی اسلام آباد کے صدر بھی تھے۔ ان کی پوری زندگی اشاعت اسلام اور قرآن وحدیث کی ترقی و ترویج میں بسر ہوئی۔ مرحوم اپنی ذات میں خود ایک انجمن تھے اور ایک عظیم شخصیت کے مالک تھے۔ وہ علامہ اقبال کے اس شعر کے صحیح معنوں میں مصداق تھے۔

ہزاروں سال گزرا اپنی نیلے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و پیدا



دوستی کے آداب

محرر: جناب دلانا امیر انشال خان

اللہ خوش ہوتا ہے اور اسی شخص سے دشمنی رکھو جس کی دشمنی سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو۔ اے ابوزین کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی زیارت و ملاقات کے ارادہ سے گھر سے نکلتا ہے اور اس مسلمان کے ہاں جاتا ہے تو فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ سب فرشتے اس کے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اس شخص نے محض تیری رضا و خوشنودی کے لیے ایک مسلمان بھائی کی ملاقات کی ہے تو اس کو اپنی رحمت و مغفرت کے ساتھ منسلک کر دے۔ پس اے ابوزین! اگر تمہارے لیے ان مذکورہ چیزوں میں اپنی جان کو لگانا یعنی ان پر عمل کرنا ممکن ہو تو ان چیزوں کو ضرور اختیار کرو۔“ (مشکوٰۃ شریف)

صحیح بخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا جس دن سوائے اہل کے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا: حاکم عادل اور وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو اور وہ دو اشخاص جو

باہم صرف اللہ کے لئے دوستی کریں جب جمع ہوں تو اسی کے لئے اور جب جدا ہوں تو اسی کے لئے۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کی دوستی افضل

ہے“ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا جا رہا ہے سیدنا سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ”ہم امام کے سلام کا جواب دیں آپس میں دوستی رکھیں اور ایک دوسرے کو سلام کیا کریں۔“ (ابوداؤد)

دوستی کے حوالہ سے احادیث مبارکہ میں بہت زیادہ بیان ملتا ہے۔ جامع ترمذی میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تین باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں اس نے ایمان کا مزہ حاصل کر لیا۔ (جن میں سے ایک یہ ہے کہ) وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہو۔“

مزید اسی باب میں دوستی کی اہمیت کا بیان سنن نسائی، حدیث ۱۲۹۱ میں بھی منقول ہے۔

اس سے الگ نہیں۔ تیسرے نمبر میں مسلمانوں کے رفیق اور مخلص دوست ان مسلمانوں کو قرار دیا ہے جو صرف نام کے مسلمان نہیں، بلکہ سچے مسلمان ہیں۔

مسلمانوں کی دوستی کے حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں منقول ہے: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور دوستی و شفقت میں مومنوں کو ایک جسم کی طرح دیکھو گے کہ جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بیدار ہو بخار میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔“ (صحیح بخاری)

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں مسلمانوں کے باہمی تعلق کی نوعیت اور دوستی کی اہمیت کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

ایک دوسرے پر مہربانی کرنے اور دوستی و شفقت میں مومنوں کو ایک جسم کی طرح دیکھو گے کہ جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم بیدار ہو بخار میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابوزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں اس امر یعنی دین کی جزئہ بتا دوں جس کے ذریعہ تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر سکو؟ تو سنو ان چیزوں کو تم اپنے اوپر لازم کر لو اہل ذکر کی مجالس میں بیٹھا کرو۔ جب تنہا ہو تو جس قدر ممکن ہو ذکر اللہ کے ذریعہ اپنی زبان کو حرکت میں رکھو یعنی لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بھی ذکر اللہ کرو اور تنہائی میں بھی اللہ کی یاد میں مشغول رہو۔ اگر تم کسی کو دوست رکھو تو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے دوست رکھو اور جس کو دشمن رکھو تو محض اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے دشمن رکھو۔ یعنی کسی سے تمہاری دوستی اور دشمنی کا معیار تمہاری اپنی ذات کی خواہشات یا کوئی دنیاوی نفع نقصان نہ ہونا چاہیے بلکہ اللہ کی رضا و خوشنودی کو معیار بناؤ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسی شخص کو اپنا دلی دوست بناؤ جس کی دوستی سے

اسلام میں دوستی کی بہت زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے۔ چونکہ مذہب اسلام مسلمانوں کے درمیان باہمی اخوت، محبت، غلوں اور بھائی چارہ کا درس دیتا ہے تاکہ امت یک جاں رہے۔ اس کے نتیجے میں ایک مستحسن معاشرہ قیام پذیر ہو سکے کہ جہاں ایک دوسرے کے دکھ، تکلیف اور پریشانی کو اپنا جان کر اس کے خاتمہ یا حل کے لئے سرگرداں رہا جائے۔ اسی لئے مشکل حالات میں دوسروں کے کام آنے کی ہدایت کرتے ہوئے یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ مومن آپس میں ایک جسم کی طرح ہیں کہ جسم کے کسی بھی حصہ میں تکلیف ہو تو پورا بدن اس کو محسوس کرتا ہے اور جب تک وہ تکلیف دور نہ ہو جائے پورا دھچھو بیچے جھین رہتا ہے۔ اسی طرح غیر مسلموں سے دوستی کو برا جانتے ہوئے اس سے

بچنے اور مسلمانوں کے باہمی روابط و دوستی کو نہ صرف پسند کیا گیا بلکہ اس کی تلقین بھی کی جا رہی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”(مسلمانو!) تمہارے دوست تو

بس اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور (ہر حال میں) اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔“ (المائدہ: ۵۵)

اس سورۃ کی سابقہ چار آیات میں مسلمانوں کو کافروں کے ساتھ گہری دوستی رکھنے سے منع فرمایا گیا۔ پانچویں آیت میں مثبت طور پر یہ بتلایا گیا کہ مسلمانوں کو گہری دوستی اور رفاقت خاص کا تعلق جن سے ہو سکتا ہے وہ کون ہیں؟ ان میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ اور پھر اس کے رسول ﷺ کا ذکر ہے کہ درحقیقت مومن کا دلی رفیق ہر وقت ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہی ہو سکتا ہے اور اس کے تعلق کے سوا ہر تعلق اور ہر دوستی فانی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا تعلق بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کا تعلق ہے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے رہنماؤں و دیگر جماعتی ذمہ داران کا علامہ عبدالعزیز حنیف کی وفات پر اظہار تعزیت و پیغامات

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، مولانا محمد نعیم بٹ، میان محمود عباس، مولانا مبشر احمد مدنی، پروفیسر محمد سعید کلیدی، قاری محمد عزیز، حافظ عمران عریف، مولانا ابراہیم ظہیر، قاری عبدالنہین اصغر، شوکت ضیاء چوہدری، حافظ عبدالرزاق، مولانا مدینہ یونیورسٹی، حافظ ظفر اللہ خاں، مولانا عنایت اللہ رحمانی و دیگر اراکین کا بیہ و عالمہ نے سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان و ممبر رویت ہلال کمیٹی علامہ عبدالعزیز حنیف کی ناگہانی وفات پر گہرے غم کا اظہار کیا اور کہا کہ مرحوم ایک سرگرم دینی و سیاسی رہنما اور باعمل جید عالم دین اور بہترین خطیب تھے۔ ان کی دینی، ملی، جماعتی، رفاہی، تبلیغی اور سیاسی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ مولانا مرحوم نے نہایت اخلاص، جانفشانی کے ساتھ دینی و سیاسی تحریکوں میں بھرپور کردار ادا کیا۔ وہ سینئر پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے ناظم اعلیٰ کے انتہائی معتد رفقاء میں سے تھے۔

دریں اثناء مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد جموں و کشمیر سے مولانا سید عتیق الرحمن شاہ، مولانا قاری محمد اعظم عارف اسی طرح قاری نذیر احمد چوہان امیر ساہیوال، حافظ مقصود احمد امیر اسلام آباد، قاری ثناء اللہ شاہ قصوری رحیم یار خاں، علامہ عامر صدیقی چانور، حافظ شفیق کاشف فیصل آباد، بدولہی (نارووال) سے چوہدری شوکت علی، نذیر احمد اسد سمنو، چوہدری بشیر احمد بشر، چوہدری منور کابل و دیگر ذمہ داران۔ گوجرہ سے مولانا عبدالقادر عثمان، ڈاکٹر محمد حسن، ملک محمد اسلم آزاد، حافظ محمد اسلم بٹ، میان محمد افضل، محمد سرفراز حسن و دیگر اہل حدیث یوٹھ فورس اور جمعیت کے ذمہ داران۔ مکہ مکرمہ سے مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے رہنما، مولانا محمد ابراہیم میر پوری جوان دنوں سفر حج پر ہیں نے مدیر اعلیٰ سے ٹیلیفون پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ عبدالعزیز حنیف کے سانحہ ارتحال پر گہرے حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دینی و ملی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ کویت سے الشیخ عارف جاوید محمدی (رئیس مرکز دعوة الجالیات) اذکارہ سے حاجی شفاء اللہ وسیم، گجرات سے قاری عبدالغفار صدیقی اور شیخوپورہ سے شاہد محمود سعیدی نے تعزیتی پیغامات بھیجے۔

ہم سب جملہ پسماندگان کے غم میں شریک اور مرحوم کی مغفرت تامہ اور بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں۔ (ادارہ)

دوستی کے باب میں ایک حدیث قدسی میں منقول ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جل جلالہ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو آپس میں دوستی رکھتے تھے میری بزرگی کے واسطے آج کے دن میں ان کو سائے میں رکھوں گا یہ وہ دن ہے جس دن کہیں سایہ نہیں سوائے میرے سائے کے۔“ (موطا امام مالک: ۱۶۳۹)

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا جا رہا ہے کہ جب تک اللہ پاک کی خوشنودی کے لئے دوستی نہ کی جائے تب تک ایمان ہی کامل نہیں ہو سکتا اور اگر ایمان نہیں تو جنت میں داخل ہی نہیں ہوا جاسکتا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تم جب تک ایمان نہ لاؤ جنت میں داخل نہیں ہو سکو گے اور تمہارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے آپس میں تعلق و دوستی قائم نہ کرو، نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسا ذریعہ نہ بتا دوں جس کو تم اختیار کرو تو آپس میں دوستی کا تعلق قائم ہو جائے اور وہ ذریعہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کا چلن عام کرو یعنی آشناؤ آشناؤ کو سلام کرو۔“ (مسلم)

مشکوٰۃ شریف میں اسی موضوع پر ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ اللہ رب العزت کی رضا کے لئے دوستی رکھنے کو ایمان کی سب سے مضبوط شاخ قرار دیا گیا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ

ابو ذر! تم جانے ہو کہ ایمان کی کون سی شاخ زیادہ مضبوط ہے؟ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی زیادہ جانتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے آپس میں ایک دوسرے سے میل جول رکھنا اور اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کسی سے دوستی رکھنا اور اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کسی سے بغض و نفرت رکھنا۔“ (مشکوٰۃ شریف)

ایک اور حدیث مبارکہ میں بتایا جا رہا ہے کہ جس مسلمان سے دوستی رکھی جائے تو اس کے سامنے دوستی کا اظہار بھی کرنا چاہیے۔ سیدنا مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے دوستی و محبت رکھے تو چاہیے کہ وہ اس مسلمان کو بتا دے کہ وہ اس کو محبوب دوست رکھتا ہے۔“ (مشکوٰۃ شریف)

یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ جب اس مسلمان کو یہ معلوم ہوگا کہ فلاں شخص مجھ سے دوستی اور محبت رکھتا ہے تو وہ بھی اس سے دوستی و محبت رکھے گا اور دوستی کے حقوق ادا کرے گا نیز اس کے حق میں دعا گو و خیر خواہ رہے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے یعنی جو شخص کسی کو دلی دوست بناتا ہے تو عام طور پر اس کے عقائد و نظریات اور اس کے عادات اطوار کو قبول کر لیتا ہے لہذا یہ ضروری ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو دوست بنائے تو دیکھ لے کہ کس کو دوست بنارہا ہے۔“ (احمد ترمذی، ابوداؤد، بیہقی)

یہاں جس دوستی کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد دلی اور سچی دوستی ہے نہ کہ ظاہر داری اور خوش اخلاقی کیونکہ ظاہر داری اور خوش اخلاقی کے تعلقات ضرورت کی بنا پر ہر ایک کے ساتھ استوار کیے جاسکتے ہیں البتہ دلی اور سچی

دوستی صرف انہی لوگوں کے ساتھ کرنا چاہیے جن کے عقائد و نظریات صالح ہوں اور جن کے اعمال و عادات پاکیزہ ہوں۔ امام غزالی نے فرمایا کہ حریص کی ہم نشینی و مصاحبت حرص کا ذریعہ بنتی ہے اور اللہ کی ہم نشینی دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے کیونکہ محبت و اختلاط کا اثر قبول کرنا اور اپنے ہم نشین و مصاحب کی مشابہت و پیروی کرنا انسانی طبیعت و جبلت کا خاصہ ہے۔ اس آئینے میں دیکھا جائے تو بخوبی علم ہوتا ہے کہ مسلمان کو یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی رکھنے سے گریز کرتے ہوئے اہل ایمان کے ساتھ ہی دم دوستی نبھانا چاہیے کیوں کہ جب اللہ پاک اور ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے تو پھر کسی شک و شبہ یا سوچ بچار کی کوئی ضرورت ہی باقی نہیں رہ جاتی۔

اگر اتنے واضح احکامات کے باوجود بھی ہم اس کے منافی چلیں گے تو ذہن نشین رہے کہ ہماری دنیا تو خراب ہوتا ہی ہے آخرت میں بھی ہمیں اپنے خالق و مالک اور اپنے محبوب ﷺ کے رو بہ رو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

وزیراعظم نواز شریف کا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مسئلہ کشمیر بھرپور انداز میں اٹھانے کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ امیر محترم

وزیراعظم نواز شریف کا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مسئلہ کشمیر بھرپور انداز میں اٹھانے کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ اقوام عالم پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود مسئلہ کشمیر کو حل یقینی بنایا جائے۔ وزیراعظم کے پاس عالمی رہنماؤں کو کشمیریوں پر مودی سرکار کے مظالم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں آگاہ کرنے کا بہترین موقع ہے۔ جس قدر کشمیریوں نے پاکستان کے لیے قربانی دی ہے اس کے مقابلے میں بھارتی فوج کشمیش ناکانی ہیں۔ عالمی برادری دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی کوششوں کو تسلیم کرے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ پاکستان اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں بھارت کو آئینہ دکھائے۔ بھارت نے مقبوضہ کشمیر کے حوالے سے حقائق تو زور دے کر پیش کر کے انسانی حقوق کونسل کی توہین کی۔ بھارت اس حقیقت سے کیسے انکار کر سکتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں سات لاکھ بھارتی فوج موجود ہے؟ کیا 1989ء سے اب تک ایک لاکھ کشمیری بھارتی بربریت کا شکار نہیں ہو چکے؟ 8 جولائی کو برہانی دانی کے ماورائے عدالت قتل کے بعد اب تک ایک سو سے زائد کشمیری شہید، 10 ہزار کشمیری زخمی جبکہ پبلٹ گن کے استعمال سے 700 افراد بینائی کھو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی برادری انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی پر کشمیریوں کی مدد کے لیے آگے بڑھے اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم بند کرانے کے لیے مداخلت کرے۔ کشمیر کو شامل کئے بغیر مذاکرات کا کوئی ایجنڈا قابل قبول نہیں ہونا چاہیے۔ پاکستان کو کشمیر کی آزادی کے لئے سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت سے آگے بڑھنا ہوگا۔ طاقت کے زور پر کشمیریوں کی جدوجہد کو دبایا نہیں جاسکتا، کشمیر پاکستان کی حصہ نگ ہے اس لئے کشمیر کے ساتھ اپنے تعلق اور رشتے کو نبھانے کی ضرورت ہے۔ کشمیر کی آزادی اور حق خود ارادیت کی تحریک کو نتیجہ خیز بنایا جانا چاہیے اور خطے میں دیرپا امن کا قیام مسئلہ کشمیر کو حل کئے بغیر ناممکن ہے۔ کشمیری عوام کی خواہشات کے برعکس کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا اور جنوبی ایشیا میں دیرپا امن کا قیام مسئلہ کشمیر سے مشروط ہے۔

سینئر پروفیسر ساجد میر کی طرف سے خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز کو حج کے موقع پر مثالی انتظام کرنے پر مبارکباد

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینئر پروفیسر ساجد میر نے خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کو رواں سال حج کے موقع پر مثالی انتظامات کرنے پر مبارکباد پیش کی ہے۔ خادم حرمین شریفین کے نام لکھے گئے ایک خط میں پروفیسر ساجد میر نے مکہ مکرمہ کے گورنر اور حج کی مرکزی کمیٹی کے سربراہ شہزادہ خالد الفیصل، مملکت کے ولی عہد، وزیر داخلہ اور حج سپریم کمیٹی کے سربراہ شہزادہ محمد بن نایف کو بھی خراج تحسین پیش کیا ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ سعودی فرماں روا نے رواں سال حجاج کرام کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے مثالی اقدامات اٹھائے جس سے حجاج کو اسلام کے عظیم رکن کی ادائیگی میں کسی قسم کی تکلیف اور رکاوٹ پیش نہیں آئی۔ بلاشبہ پر امن ماحول اور مثالی انتظامات کرنے پر خادم حرمین اور ان کی پوری ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔ انہوں نے حسن انتظام کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حج کے موقع پر ہونے والی بد نظمی میں سعودی عرب کی مخالف قوتیں شامل ہوتی ہیں۔ حج کے عظیم اجتماع کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنے والے اسلام اور حرمین شریفین سے تخلص نہیں ہو سکتے۔ پاکستانی قوم سعودی عرب کے ساتھ کھڑی ہے اور اس کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ رواں سال کامیابی کے ساتھ حج کا انتظام ان تمام غلط بیانیوں اور افتراء کا منہ توڑ جواب ہے جس کا مملکت کو حاسدین اور بغض رکھنے والوں کی طرف سے حج سے قبل سامنا کرنا پڑا تھا۔ ان لوگوں نے حجاج کرام کی خدمت اور حج کے امور کو سرانجام دینے کے حوالے سے سعودی عرب کی صلاحیت پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا تھا۔ دریں اثنا پروفیسر ساجد میر نے جامعہ ابراہیمیہ میں عید کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قربانی کا اصل فلسفہ تقویٰ اور رضائے الہی کا حصول ہے۔ قربانی کی قبولیت کے لیے شرط ہے کہ ہم شیاطین اور خواہشات نفس کو ایمان کی طاقت سے شکست دیں۔ انہوں نے کہا کہ حج کی ادائیگی محض ایک رسم نہیں بلکہ اسلام کا فلسفہ حیات سمجھنے کی عملی مشق ہے۔

اسلام کسی بھی قسم کی دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا۔ امام کعبہ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) کی امام کعبہ سے ملاقات پہلا خطبہ حج دینے اور حج کے مثالی انتظامات پر مبارکباد پیش کی امام کعبہ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس نے کہا ہے کہ عالم اسلام اس وقت انتشار کا شکار ہے۔ علماء کرام، مبلغین اور صلحاء امت اصلاح امت کیلئے سرگرداں ہو جائیں اور معاشرے سے برائیوں کا قلع قمع کریں۔ معاشرے میں قیام امن ہر فرد کا فرض ہے اور فساد پھیلانے والے اللہ کے دشمن ہیں اور ان کیلئے سخت سزائیں ہیں۔ اسلام کسی بھی قسم کی دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ فساد پھیلانے والوں کو اللہ تعالیٰ مختلف سزائیں دیتا ہے۔ امن اسلامی معاشرے کی اہم ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) سے ملاقات کے دوران کیا۔ حافظ عبدالکریم نے امام کعبہ کو پہلا خطبہ حج دینے اور حج کے مثالی انتظامات پر مبارکباد پیش کی۔ امام کعبہ نے کہا کہ جب انسان دین فطرت سے ہٹ کر چلتا ہے تو معاشرے میں رگائز آتا ہے۔ اس پر آشوب دور میں امت مسلمہ کے نوجوان گمراہی کی راہ پر گامزن ہیں اور عورتیں آزادی کی طرف مائل ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس وقت ان تمام امور پر خصوصی توجہ دی جائے۔ امام کعبہ نے کہا کہ اسلامی نظام میں ہی تمام انسانیت کی نجات ہے۔ قرآن کریم نے تمام آسمانی کتابوں کو منسوخ کیا اور دین اسلام نے تمام ادیان کو منسوخ کیا۔ دین اسلام پر قائم افرادی دنیا اور آخرت میں کامیاب ہیں۔ جو محمد ﷺ کی رسالت کا منکر ہے وہ خدا کا منکر ہے اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔ معاشرے میں دین اسلام نے دنیاوی اور اخروی تمام امور کو ضابطہ حیات کے طور پر رکھا ہے۔ شریعت کے خلاف چلنے سے معاشرہ رگائز کی طرف جاتا ہے۔ مسلم حکمران شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ معاشرے میں امن کا قیام معاشرے کے تمام افراد کی ذمہ داری ہے۔ ہر مسلمان کا مال، جان اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اسلام نے معاشرے میں فساد پھیلانے والوں کے لیے سخت سزائیں رکھی ہیں۔ علماء کرام پر بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ علماء کرام پوری دنیا کے انسانوں میں دین اسلام کو عام کریں اور امت مسلمہ کے نوجوانوں کو خصوصاً طاغوتی قوتوں کی طرف مائل نہ ہونے دیں۔

کشمیر حملہ..... بھارت کو اقوام متحدہ میں ریلیف دلانے کا ڈرامہ

تحریر: جناب پروفیسر محمد عامر حفیظ (شہنشاہ)

کشمیری دھڑلے سے آزادی کے نعرے لگا رہے ہیں اور ہر مومن نے پاکستانی پرچم لہرا کر ہندوستان کو زچ کرتے ہیں۔ ہر روز کرفیو توڑ کر ہزاروں لوگ مظاہرے کرتے ہیں، گن فائر سے بیانی سے محروم ہونے کے باوجود اور اربوں روپے کے پھل ضائع ہو چکے لیکن کشمیریوں کا جذبہ حریت بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ بھارت کا مسئلہ کشمیر کو اندرونی معاملہ قرار دینے کا دعویٰ بھی بے نقاب ہو چکا ہے کیونکہ کشمیری اب حقوق کی نہیں بلکہ آزادی کی بات کر رہے ہیں۔ خود بھارت کے اندر سے بہت سے دانشور اور سیاستدان کشمیریوں کی حمایت پر مجبور ہوئے ہیں۔ دوسری جانب بھارتی سیاستدانوں کے وفد سے بھی کشمیری رہنماؤں نے ملنے سے انکار کر دیا بلکہ غوام کے دباؤ کو دیکھتے ہوئے کٹھ پتلی حکومت کے کشمیری ارکان اسمبلی نے بھی استعفیٰ دینے شروع کر دیئے ہیں۔ بھارت اس واقعے پر اب مظلومیت اور دہشت گردی کا رونا روئے گا۔ ان حالات میں اچانک ایک بڑا واقعہ ہونا واقعی شکوک و شبہات کو جنم دیتا ہے، کشمیر میں جاری تحریک کے باعث اس وقت بھارتی فوج ہائی الرٹ ہے۔ ایسے میں چار مسلح افراد کا فوجی چھاؤنی پر حملہ آور ہو جانا اور اندر گھس کر ستر فوجیوں کو ہلاک کرنا معاملے کو مشکوک بناتا ہے۔ دوسری جانب یہ بھی حقیقت ہے کہ تین ماہ سے جاری تحریک کے دوران بھارتی فوج پر ایک بھی حملہ نہیں ہوا۔ کشمیری مجاہدین بھی یہ بات سمجھتے ہیں کہ کسی بھی قسم کی چھوٹی سی بھی مسلح کارروائی بھارت کو کشمیریوں کی پرامن جدوجہد کھیلنے کا بہانہ فراہم کر دے گی۔ یہ حملہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو بڑا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ایسے میں اقوام متحدہ اجلاس سے چند روز قبل اتنا بڑا حملہ صرف اور صرف بھارت کے لئے ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ بھارت اب اس واقعے کو کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو بزدل طاقت کھیلنے کے لئے استعمال کرے گا جبکہ دوسری جانب عالمی سطح پر بھرپور طریقے سے پروپیگنڈا کیا جائے گا کہ کشمیریوں کی تحریک کے پیچھے پاکستان کے مسلح گروہوں کا ہاتھ ہے اور سرحد پار سے مجاہدین آ رہے ہیں۔ یہ یقیناً انتہائی نازک موڑ ہے کیونکہ بھارت نے عالمی ہمدردی حاصل کرنے اور کشمیریوں کی پرامن جدوجہد کو کھیلنے کے لئے ایک بڑی چال چلی ہے۔ پاکستان کو چاہیے کہ عالمی سطح پر بھرپور طریقے سے ہم چلائے، بھارتی سازش کو بے نقاب کرے اور کشمیر میں ہونیوالے ظلم و ستم کے متعلق عالمی برادری کو آگاہ کرنے کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے۔

مقبوضہ کشمیر میں اہل کشمیر قربانیوں کی لازوال داستان رقم کر رہے ہیں۔ آج کے اخبار میں امریکہ نے بھی اس مسئلے پر بات کی جبکہ کشمیریوں پر ہونیوالے ظلم و ستم نے کئی اور ممالک کو بھی بولنے پر مجبور کیا ہے۔ بھارت کو سفارتی محاذ پر پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ سوشل میڈیا کے ذریعے ہندوستانی افواج کے ظلم و ستم کی تصاویر اور ویڈیوز بڑے پیمانے پر پھیلی ہیں۔ عالمی سیاست کی ذرا سی سمجھ بوجھ رکھنے والے ان حالات میں اب بھارت کی جانب سے جواب کا انتظار کر رہے تھے جو کہ آج ہونیوالے نام نہاد حملے کی صورت میں دے دیا گیا ہے۔ جی ہاں یہ بھارت کا جواب ہے۔ اب ہندوستانی وزیر اعظم مظلوم بن کر اقوام متحدہ میں پاکستان کو تنقید کا نشانہ بنائیں گے۔ بھارتی میڈیا مہم فوری طور پر شروع ہو چکی ہے۔ بہت جلد ان حملہ آوروں کو پاکستانی در انداز قرار دے کر عالمی میڈیا میں بھی پروپیگنڈا شروع کر دیا جائے گا۔ گویا اب اقوام متحدہ کے اجلاس میں کشمیریوں پر ہونیوالے ظلم و ستم، گن فائر کا نشانہ بن کر بیانی سے محروم ہونیوالے کشمیری نوجوانوں اور بے گناہ مارے جانے والے کشمیریوں کی بات نہیں ہوگی بلکہ مودی پاکستان کو دہشت گرد ثابت کرنے کے لئے اس واقعے کو بطور ثبوت پیش کریں گے۔ بھارت اور اس کے ہمنوا ممالک پاکستان پر دباؤ بڑھائیں گے۔ امریکہ اور بھارت کی دوستی کی بدولت پاکستان کو مشکل صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ دوسری جانب پاک چائنہ کو یڈو کے باعث بھی امریکہ بھارت کے کافی قریب ہو چکا ہے۔ اس واقعے کی نائنسنگ واقعی حیران کن ہے۔

پاکستانی وزیر اعظم نواز شریف نے عید کے موقع پر کشمیریوں سے ملاقات کی جبکہ وہ اقوام متحدہ میں بھی بھرپور طریقے سے اس مسئلے کو اٹھانے والے ہیں۔ آری چیف جنرل رائل شریف نے بھی بھارت کو کئی واضح پیغامات دیئے ہیں۔ ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی نے جی ٹی ٹی کانفرنس اور دیگر کئی مواقع پر پاکستان کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا لیکن کشمیر میں ہونیوالے واقعات کے باعث ان کی وال کچھ زیادہ گل نہیں سکی تھی۔ عالمی سطح پر کشمیریوں کی قربانیوں کا تذکرہ اور بھارتی ظلم و ستم کی داستانیں عام ہو رہی تھیں۔ مقبوضہ کشمیر میں کمانڈر بہان وانی کی شہادت کے بعد شروع ہونیوالی تحریک میں اب تک ایک سو پانچ سے زائد معصوم کشمیری شہادت کا جام نوش کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود ہر کسی کے حوصلے بلند ہیں۔ آج ہی ایک کسٹم طالب علم کی شہادت پر کرفیو کے باوجود ہزاروں کشمیریوں نے جنازے میں شرکت کی۔

ضروری اعلان

◎ جماعت کے بزرگ عالم دین علماء کے محسن و مربی مولانا حکیم حافظ عبدالرزاق سعیدی رحمہ اللہ کے حالات زندگی پر ایک کتاب مرتب کی جا رہی ہے جس کی صاحب کے پاس ان کی کوئی تحریر یا خط ہو تو وہ اس کی فوٹو کاپی بھجوادیں۔ نیز ان کا کوئی یادگار واقعہ ہو تو وہ بھی تحریر بھجوادیں۔ (شکریہ)

رابطہ: مولانا فاروق الرحمن یزدانی: 0323-7602417
منجانب: شاہد محمود سعیدی دارالعلوم رحمانیہ فاروق آباد شہنشاہ پورہ

پیغام ٹی وی کے نمائندوں کا اجلاس

◎ ۱۸ اگست ۲۰۱۶ء بروز جمعرات محمد طاہر شیخ بیورو چیف پیغام ٹی وی اکاؤنڈ کی نگرانی میں اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں وقار احمد اعوان ڈسٹری بیوٹر پیغام ٹی وی پنجاب نے خصوصی شرکت کی، ضلع اکاؤنڈ سے پیغام چینل کے نمائندوں نے اپنی کارکردگی رپورٹ پیش کی۔ وقار احمد اعوان نے پیغام ٹی وی کے نمائندوں کی رپورٹ پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ طاہر شیخ صاحب کی قیادت میں اکاؤنڈ کے نمائندگان انتہائی فعال ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مزید دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا گو: قاری مظہر اقبال عابد نمائندہ پیغام ٹی وی

فضائل قرآن مجید اجتماع

◎ مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث نہر کنارہ غوثیک لونی منٹھار روڈ شیخ رحیم یار خاں میں ختم قرآن مجید کے موقع پر بارہواں فضائل قرآن اجتماع منعقد ہوا۔ تلاوت کا اعزاز صاحبزادہ حافظ طلحہ زین العابدین کو اور حمد و نعت کا صاحبزادہ حافظ حفیظ ثناء اللہ کو حاصل ہوا۔ پہلا خطاب مولانا حافظ عبدالقہار محسن (سیالکوٹ) دوسرا خطاب مربی طلبہ مولانا حافظ سفیان ثوری (ڈسکہ) تیسرا خطاب مولانا قاری سید اللہ ساجد (شہنشاہ پورہ) نے فرمایا۔ پروگرام کے بعد صاحبزادہ حافظ حمزہ شاہد کی طرف سے شرکاء اجتماع کی ضیافت کی گئی اور دعائے خیر پر اجتماع اختتام پزیر ہوا۔ صاحبزادہ حافظ ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خاں

مجلس گرام

◎ مولانا عبدالرشید اعظمی المعروف اللہ والے الحمد للہ زیارت حرمین شریفین کے بعد وطن واپس پہنچ چکے ہیں اور ان کی ٹیلیٹی سرگرمیاں شروع ہو چکی ہیں۔ گزشتہ دنوں آپ نے ٹھیک موڑ میں اور دیگر کئی مقامات پر ٹیلیٹی پروگرام منعقد کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ٹیلیٹی سماعی کو قبول فرمائے۔ آمین!
منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم شی کوٹ رادھا کشن

حلقہ کسودال کی دعوتی سرگرمیاں

○ ۲۲ اگست بروز سوموار کو کسودال کے نواحی گاؤں 13/14 میں ”ختم نبوت کانفرنس“ منعقد ہوئی جس میں خصوصی خطاب مولانا محمد یوسف پسروری، مولانا زکریا یزدانی، دیگر علماء کرام نے خطابات کیے۔

(i) ۲۵ اگست بروز بدھ کو امیر ضلع ساہیوال نے کسودال کے نواحی گاؤں L-8/14 شمالی میں مدرسہ کی مجوزہ جگہ کا معائنہ کرنے کے بعد احباب جماعت کو بھرپور تعاون کی یقین دہانی کردی، اس موقع پر سرکردہ افراد موجود تھے۔

(ii) ۳۱ اگست بروز بدھ مرکز عمر بن الخطاب میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا عمر صدیق نے خطاب کیا اور علاقہ بھر سے لوگوں نے شرکت کی۔

(iii) ۳۱ اگست بروز بدھ اہل حدیث پوتھ فورس کسودال حلقہ کے صدر قاری نفیس الرحمن اور راقم نے ۳۹ چک میں تنظیمی حوالہ سے شرکت کی۔

حافظ عزیز الرحمن خادم مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ کسودال

فراہمی آبِ تقریب

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے زیر اہتمام پینے کے پانی کی تقسیم کے سلسلہ میں ایک تقریب مرکز اہل حدیث النور ہومز ڈھکٹ روڈ گوجرہ میں زیر صدارت حافظ محمد اسلم جٹ امیر تحصیل گوجرہ منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد کے امیر مولانا عبدالرشید مجازی تھے۔ جنہوں نے اڑھائی ہزار افراد میں منرل واٹر کی ۱۰ لیٹر کی بوتلیں تقسیم کیں۔ تقریب میں تحصیل بھر کے علماء کرام جماعتی کارکنان اراکین شوریٰ پرائیویٹ کالجز کے طلبہ صحافیوں تحصیل فیصل آباد کے امیر قاری محمد ارشد مولانا شیخ سلیم الرحمن، مولانا محمد یحییٰ عزیز، راقم الحروف، محمد ایوب سجاد عابد الرحمن رندھاوا، میاں محمد ارشد حاجی محمد طاہر، مولانا سجاد ربانی، مولانا شریف گجر، حافظ عثمان اشرف، حافظ عبدالباسط، صوفی محمد دین عاجز، دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ اس موقع پر شرکائے تقریب کے اعزاز میں دعوت کا بھی اہتمام کیا گیا۔

منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

ضرورتِ رشتہ

○ لڑکی عمر 26 سال تعلیم FA، صوم و صلوة کی پابند کے لیے رینڈرلڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: ضیاء الدین 0322-7714877

علامہ عبدالعزیز حنیف، ایک جید عالم دین، خوش اخلاق و خوش خصال خطیب تھے

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے سیکرٹری اطلاعات مولانا حافظ عبداللہ علی درانی دو دیگر علماء کا تعزیتی بیان بریڈ فورڈ (جنگ نیوز) مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے سیکرٹری اطلاعات مولانا حافظ عبداللہ علی درانی نے کہا ہے کہ ایک عالم دین کے اس دنیا سے اٹھ جانے سے جو خلا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ ایک عالم کی موت ایک جہان کی موت ہوتی ہے۔ توحید و سنت کے داعی علماء کا حقیقت میں کوئی ثانی نہیں ہوتا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سینئر نائب امیر بزرگ عالم دین علامہ عبدالعزیز حنیف کا شمار بھی انہی مخلص علماء اور خادمانِ دین میں ہوتا ہے جو گذشتہ دنوں اسلام آباد میں خطبہ جمعہ کے دوران انتقال کر گئے۔ ان کی وفات پر مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ سے وابستہ تمام علماء نے گہرے رنج و الم کا اظہار کیا ہے۔ مولانا عبداللہ علی نے کہا کہ علامہ حنیف ایک جید عالم دین، ہرلعزیز رجحان، خوش اخلاق، خوش وضع اور مہمان نواز شخص تھے انہوں نے تمام دینی تحریکوں میں بھرپور کردار ادا کیا۔ علامہ مرحوم بڑے خود اراد و مضدار اور جماعتی جذبے سے سرشار شریف النفس عالم دین تھے ان کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ان کی بے لوث نمایاں خدمات کے پیش نظر نوے کی دہائی میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ چنے گئے۔ انہوں نے اسلام آباد کے قلب میں بیٹھ کر نصف صدی کا طویل عرصہ توحید و سنت کا پیغام پہنچایا۔ جامعہ سلفیہ اسلام آباد سمیت کئی جامعات میں فریضہ تدریس ادا کر چکے تھے۔ علامہ مولانا عبدالعزیز حنیف نے ساری زندگی اعلائے الحق کی خاطر گزاری حتیٰ کی ان کی وفات بھی خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ہوئی۔ ان کی نماز جنازہ میں علماء و فضلاء سیاسی زعماء اور زندگی کے ہر طبقے کی نمائندگی تھی جو علامہ حنیف کی ہرلعزیز کی دلیل ہے۔ علامہ عبدالعزیز حنیف کی وفات حسرت آیات پر اظہارِ افسوس کرنے والوں میں مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے امیر مولانا عبداللہ العزیز، امیر جماعت لندن ڈاکٹر صہیب حسن، مولانا حبیب الرحمن ناظم اعلیٰ، مولانا منیر قاسم نائب امیر، مولانا حفیظ اللہ خان برہنہ، خطیب مائچسٹر مولانا حافظ حمود الرحمن شریپوری، مولانا شفیق الرحمن شاہین اولڈھم، مولانا محمد ادریس مدنی خطیب گلاسگو، مولانا پروفیسر عبدالرحمن متیق نوٹنگھم، پروفیسر حافظ مطیع الرحمن شفیڈ، مولانا ڈاکٹر خرم بشیر برہنہ، مولانا عبدالستار عاصم ویکفیلڈ، مرکزی نائب ناظم مولانا نشیر خان جمیل، قاری ذکاء اللہ سلیم برہنہ، ناظم اسلامک ریلیف مولانا محمد ابراہیم میر پوری برہنہ، سابق مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شعیب میر پوری بانبری، مولانا شاہد انصاری لندن، حافظ زبیر احمد روچڈیل، حافظ سعید الرحمن شفیڈ، مولانا فضل الرحمن نیلسن، مرکزی ناظم تبلیغ مولانا شریف اللہ شاہد بریڈ فورڈ، مولانا حافظ اخلاق احمد بریڈ فورڈ، امام محمدی مسجد مولانا حافظ محمد ارشد، خطیب ڈاکٹر حافظ آصف احسان، مولانا حافظ عبدالرحیم بریڈ فورڈ، مولانا عبدالرحمن ڈربی، مولانا زکریا سعوز بڈرسفیلڈ، مولانا واجد مالک ڈلڈبرا، حافظ عبدالحمید شاکن، مولانا قاری عبداللہ حامد کارڈف، حافظ عبدالباست نیوکاسل، مولانا کونور ٹکیل لندن، مولانا محمود الحسن یزدانی، بیلی فیکس، قاری عزیز احمد سکپٹن، قاری حافظ عبید اللہ لندن، حافظ عبدالقدوس انڈر آسٹن، مولانا صہیب احمد گلاسگو، ڈاکٹر عبدالرب ثاقب، شیخ الحدیث مولانا حبیب اللہ اثری، مولانا عبدالکریم ثاقب برہنہ، برادر نجیب خان اور دیگر علماء و فضلاء شامل ہیں۔ علماء کرام نے اپنے مشترکہ بیان میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ علامہ مولانا عبدالعزیز حنیف مرحوم کی دینی و سماجی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور ان کے پسپا ننگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

مبارک باد

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ممتاز رہنما اور نامور اہل قلم مولانا قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری رحمہ اللہ کے صاحبزادے ماہر تعلیم جناب قاضی ریاض قدیر، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے (ڈی. ای. او) تعینات ہوئے ہیں۔ ہم اس ترقی پر انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور مزید ترقی کے لیے دعا گو ہیں۔ (ادارہ)

اخبار الجماعۃ

حافظ بابر سلفی کو صدمہ!

مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی شیخوپورہ و اہل حدیث یوتھ فورس سٹی شیخوپورہ کے رہنما حافظ محمد بابر سلفی کی والدہ محترمہ 18 ستمبر 2016ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ اسی دن رات دس بجے جامع مسجد مدینہ اہل حدیث گھنگ روڈ شیخوپورہ میں حافظ عبدالرحمن شیخوپوری نے پڑھائی۔ رانا محمد شفیق پسروری پروفیسر شہداء اللہ اور مولانا عبدالستار انجم سمیت بہت سے مذہبی سیاسی سماجی رہنماؤں نے جنازہ میں شرکت کی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

دعا گو: محمد عمران مجاہد فیروز وٹوال شیخوپورہ

۱۲ اگست کی شام مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ٹوبہ کے ناظم مالیات ملک محمد اسلم آزاد کی والدہ محترمہ لاہور میں قضاۃ الہی سے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کی نماز جنازہ ان کے پوتے حافظ محمد عمران اسلم آزاد نے پڑھائی۔ مولانا عبدالرشید جازئی مولانا براق توحیدی مفتی محمد اسلم خان چوہدری محمد اسلم چیمہ قاضی ریاض قدیر مولانا عبدالقادر عثمان میاں محمد افضل سمیت دیگر احباب نے تعزیت کی اور درجات بلندی کے لیے دعا کی۔

شریک غم: قاری عبدالرشید عابد ناظم نشر و اشاعت ضلع ٹوبہ

حافظ ظفر اقبال ربانی کو صدمہ!

حافظ صاحب کے والد محترم غلام حسین مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم انتہائی سادہ نیک صفت صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اس کے ساتھ شاعر اسلام بھی تھے۔ نماز جنازہ میں حلقہ کھالی کے علماء کرام سمیت کثیر تعداد میں افراد شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی آخرت بہتر فرمائے۔ آمین!

شریک غم: محمد فاروق عالم امیر حلقہ شیخ عبداللہ گوجرانوالہ

درس قرآن وحدیث

جامع مسجد عثمان عتی اہل حدیث فٹن پارک لاہور میں یکم اکتوبر 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مولانا عبدالمنان راسخ درس قرآن وحدیث ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ! الداعی: محمد حسین طہ، مینیجمنٹ روزہ: 0300-4478611

ضرورت خطیب

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث رچند ضلع شیخوپورہ کے لیے ایک مستند محقق اور خوش الحان خطیب کی ضرورت ہے۔ شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ جن کی اہلیہ بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کر سکیں۔

رابطہ: چوہدری اشتیاق احمد کمبوہ: 0302-4398847

ضرورت رشتہ

لڑکی عمر 25 سال راجپوت مخلص یافتہ تعلیم بی ایس سی ودرس نظامی (خلع یافتہ) کے لیے برسر روزگار ہم پلہ کل حدیث لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ سنجیدہ حضرات درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

رابطہ: حاجی عبدالقیوم: 0321-4158566

وفیات

مولانا محمد اعجاز احمد رحمانی وفات پا گئے!

۲۰ اگست ہفتہ کی صبح کو مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ تھانہ تٹلے عالی کے سرپرست مولانا علامہ محمد اعجاز احمد رحمانی مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! امیر ضلع مولانا محمد حنیف ربانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہر شعبہ زندگی سے ہزاروں لوگوں نے شرکت کی جس میں احباب جماعت اور سماجی و سیاسی اور ضلع بھر کے علماء نے خصوصی شرکت کی۔ خصوصاً امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد مولانا محمد مشتاق چیمہ مولانا محمد حسین مدنی حافظ عثمان شاہ کر حافظ محمد یعقوب حافظ محمد عباس انجم قاری تور قرآن ناظم ضلع پروفیسر حامد الرحمن سمیت حلقہ تھانہ تٹلے عالی سے بڑی تعداد میں علماء کرام شریک ہوئے۔ علامہ مرحوم نے پوزی زندگی دین کی خدمت کی اور ہمیشہ مرکزی جمعیت کے ساتھ منسلک رہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

شریک غم: مولانا سید محمد بلال طاہر امیر حلقہ تٹلے عالی گوجرانوالہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ساہیوال کے ناظم نشر و اشاعت مولانا مرزا امجد یوسف عابدی خالد جان قضاۃ الہی سے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

شریک غم: قاری محمد حسن سلفی نائب امیر ضلع ساہیوال

گزشتہ دنوں جماعت کے مخلص ساتھی رانا جاوید اقبال سکند بکسر قضاۃ الہی سے وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مفتی الطاف الرحمن جوہر نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ناظم ضلع ڈاکٹر قدیر حسین حاجی احمد خان پڑحال رانا بشیر احمد ڈھڈیال کے علاوہ ہر شعبہ سے منسلک لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

چند دن قبل جماعت کے دیرینہ کارکن رانا شاہد آف ڈھڈیال کی خوش وامن قضاۃ الہی سے وفات پا گئی۔ نماز جنازہ امیر ضلع چکوال شیخ سجاد الرحمن ابراہیم نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں جماعتی احباب کے علاوہ دیگر لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

گزشتہ ہفتہ جماعت کے مخلص ساتھی ڈاکٹر محبوب شاہ بخاری فوت ہو گئے۔ نماز جنازہ مولانا عبد الرحیم اعوان آف ملتان خورد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے بہت سے افراد شریک ہوئے۔

جماعت ان تمام مرحومین کے لیے دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت ان تمام کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع چکوال گزشتہ دنوں ماسٹر حفیظ الرحمن ناظم مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث محلہ سلطان والا جھنگ صدر کی اہلیہ مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مدرسہ ہذا کے شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن ضیاء نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ضلع جھنگ کے انیمز مولانا حافظ عبدالعلیم بزدانی سمیت علماء کرام احباب جماعت سمیت کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: حافظ عبدالباسط جنجوعہ سماجی کارکن

آن لائن مشورہ

ستر سالہ بین الاقوامی مستند حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، سابق لیکچرار طبیہ کالج، ڈبل ایوارڈ یافتہ گولڈ میڈلسٹ، مشورہ کے لیے آن لائن رابطہ:

www.hakeemkarimbhatti.com

ضرورت مدرسین

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور کے چند مدارس کے لیے قابل، محنتی قراء، حفاظ اور مدرسین کی ضرورت ہے۔ تدریس کا تجربہ رکھنے والے حضرات آنے سے پہلے فون پر رابطہ فرمائیں۔
تمنا: حب لیاقت دی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

✽ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور
✽ مہتمم جامعہ محمدیہ اہل حدیث جام پور

محمد یسین راہی

0333-8556472 - 0333-8556473

دروس القرآن

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کوٹ راجہ کشن کے زیر اہتمام زیر امارت میاں خالد سیف اللہ امیر سٹی درجہ ذیل مقامات پر درس قرآن کا انعقاد کیا گیا۔ ☆ جامع مسجد مبارک اہل حدیث کوٹ میاں میں امیر ضلع مولانا محمد شفیع نے درس قرآن دیا۔ ☆ جامع مسجد محمدی الہمدیٹ گندھیاں روڈ میں ناظم ضلع حافظ حسن محمود کیرپوری نے درس قرآن دیا۔ ☆ جامع مسجد اعجاز الاسلام اہل حدیث میں حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سٹی نے درس قرآن دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تبلیغی سرگرمیوں کو قبول فرمائے۔
منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سٹی کوٹ راجہ کشن

عظمت والدین کا نفرنس

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ناظم مالیات ملک محمد اسلم آزاد کی والدہ مرحومہ کی مغفرت کے لیے خصوصی دعا کے سلسلہ میں مورخہ 4 ستمبر بروز اتوار بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد الہمدیٹ محلہ انصار کالونی گوجرہ میں عظمت والدین کا نفرنس منعقد ہوئی جس میں معروف عالم دین قاری محمد یعقوب فیصل آبادی مولانا عبدالقادر عثمان خطیب گوجرہ مولانا جاوید اقبال قصوری مولانا محمد عمران اسلم آزاد و دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ نقابت کے فرائض میاں محمد سلیم نے انجام دیے۔ کا نفرنس انتہائی کامیاب رہی۔ کا نفرنس کے اختتام پر نوجوانین کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔
منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

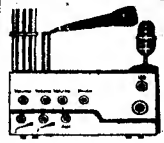
جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (مالیوس ہونا گناہ ہے)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213004



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
055-4212804 4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت پروپرائیٹرز ایم اکر ام مشل (لاہور ٹیکس)

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ سائٹ سسٹم

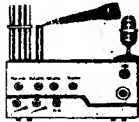
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام سلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah

Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹرز محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی ہے

ہمارے ہاں نئے وپرائے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایف ایٹھ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک روٹی کالج گوجرانوالہ

اشاعت مقالہ PHD

ڈاکٹر حافظ محمد نصر اللہ خاں

شیخ الحدیث و اسٹنٹ ڈائریکٹر اسلامک سنٹر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

(الدکتوراه) "شرح الألفاظ الغریبة فی الجامع
الصحيح للبخاری علی ترتیب حروف المعجم"

شائع ہو چکا ہے

صفحات: 840 • دوکڑ • اعلیٰ کاغذ • خوبصورت جلد
جس کی ابتدائی قیمت -/1200 روپے محدود وقت کیلئے ہے۔

الناشر: دار الحدیث الخیریہ گلی نمبر 7/B حسن آباد نمبر 1 ملتان (061.6776449)

خصوصیات کتاب:

ملنے کے پتے و رابطہ نمبرز:

1- دار الحدیث الخیریہ گلی نمبر 7/B حسن آباد نمبر 1 ملتان (0341-2440310) (محمد حسان خان)

2- اسلامک سنٹر بغداد کیسٹن اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور (ڈاکٹر حافظ نصر اللہ خان) (0302-3736449)

مکمل کلاس کے لیے خریداری پر انچارج کلاس (شیخ الحدیث) کو مکمل مفت فراہم کیا جائے گا

ساہیوال شی کا بینہ کا اجلاس

16 اگست کو بعد نماز عشاء جامع مسجد ثنائیہ سبزی منڈی ساہیوال میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ساہیوال شی کا اجلاس زیر صدارت مولانا احمد یار صدیقی اور زیر امارت قاری نذیر احمد منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مرزا محمد سلیم نے ایجنڈا کے مطابق عظمت حرمین الشریفین، انفرنس اسلام آباد جانے کے لیے پروگرام پیش کیا۔ موقع پر ہی پچاس ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اس طرح ساہیوال شی سے دوادو ضلع سے پانچ گاڑیوں کا قافلہ کانفرنس میں شرکت کے لیے تیار ہوا۔ منجانب: رانا محمد فاروق ناظم نشر و اشاعت ساہیوال شہر

ضرورت رشتہ

بٹی کنواری خوبصورت قد 5 فٹ 3 انچ امور خانہ داری میں ماہر صحت مند تاریخ پیدائش 6 مئی 1984ء تعلیم ای ایس سی بحریہ کالج اسلام آباد بی ایس سی مارگلہ کالج اسلام آباد ماسٹر اصول الدین انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد۔ اہل حدیث باپردہ صوم و صلوة کی پابند کے لیے ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔ خواہش منداہل حدیث حضرات درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

محمد نسیم اسلام آباد: 0334-8548766

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارن سینڈ اور مخلتہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیاسیس نزد دسٹی کالج گوجرانوالہ

ضرورت رشتہ

ارائیں فیملی سے بیٹا، تعلیم: C.A. عمر: 32 سال جاب: لاہور۔ دیندار گھرانے سے
M.B.B.S. یا لیگنادر دراز قد بیٹی کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

صفی الرحمن: 0336-3000730 - 0300-3556228

عظیم شجرہ

عظیم شجرہ

اعلانِ داخلہ

25 ذوالحجہ 1438

مولانا حافظ عبدالستار اہمڑا، محکمہ سائنس، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

دینی دنیاوی علوم کی عظیم درس گاہ

جامعہ اسلامیہ اسلامیہ

بفضلہ تعالیٰ
حافظ نے
پچھلے
تین سالوں
میں
بہترین
پیشقدمیوں
کی

طلبہ الدین
سرپرست کے ہمراہ
دفتری اوقات میں تشریف لائیں

محترمہ کالونی فاروق آباد
جناب حافظ محمد احمد قاسم جامعہ ہذا
صدر مدرس

مختی اور تجربہ
کار اساتذہ کی زیر نگرانی

حفظ القرآن

درکِ نظامی

میں الحمد للہ داخلہ جاری ہے

محترمہ جناب
محمد ارشد عثمانی

محترمہ علی صاحبہ
محمد علی عثمانی

ماہانہ وظیفہ • یونیفارم فری • مطالعاتی ٹور • قیام و طعام
نیز جامعہ ہذا میں صبح و شام ترجمہ القرآن کی کلاس بھی آغاز کیا گیا ہے

دینی جامعہ تعلیم الاسلام ہمدان
دینی جامعہ عالمیہ صدیقیہ لاہور
محمدیہ کالونی فاروق آباد

محمد امین اعظمی / محمد لویہ ظفر



A product of **BMA Pharma**

BMA
Since 1952

MAJOON KABEER (ZAFRANI)

لیجئے

جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

مجبون کبیر
(زعفرانی)

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

Revitalizer, Aphrodisiac

BMA Pharma (Herbal)

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



BMA
Since 1952

Weekly AHL- E - HADITH

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

حصہ اول
انوار حضرت
پاکستان
حضرت سید محمد حسین
رحمۃ اللہ علیہ



فہم قرآن کورس
60 روز پر مشتمل کورس روزانہ آگھنہ

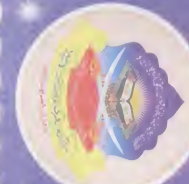
حفظ القرآن

کے ساتھ میسر کا مکمل نظام

مسر کے شعبہ جات

ناظر القرآن ترجمہ القرآن وفاق المدارس اسلامیہ
کیمرہ کورس دستکاری سکول فاضل عربی

0322 - 0315
5866957
056 3875158



مدارس کے نظام میں غلطی ہو تو اصلاح ہو سکتی ہے • اگر قصاص میں غلطی ہو تو نیل میں تباہی جاتی ہے

پڑھنا قرآن الکریم اللہ را شاہد الی اللہ شامہ فاروق آباد
مدارس کے نظام میں غلطی ہو تو اصلاح ہو سکتی ہے • اگر قصاص میں غلطی ہو تو نیل میں تباہی جاتی ہے

سائنس
طالبات
2
درنظر آتی ہیں

نقصیت لایکھنے مرکز کا شائع شدہ پرنٹر کا مطالعہ کریں

سائنس بجائے
2 ہفتوں میں مکمل
2 داخلہ شروع ہے
جوہل القرآن

حاجی امان اللہ صاحب
مدارس کے نظام میں غلطی ہو تو اصلاح ہو سکتی ہے • اگر قصاص میں غلطی ہو تو نیل میں تباہی جاتی ہے

0332-4027740